باسمہٖ تعالیٰ
وحبیبہٖ الاعلیٰ
گلستاں
حصہ اول
(مترجم)
محبوب العلماء حضرت علامہ مفتی
ذوالفقار احمد صاحب اشرفی
صدر مدرس دارالعلوم نصیریہ اشرفیہ پناسی شریف

باسمہٖ تعالیٰ
وحبیبہ الاعلیٰ
گلستاں
حصہ اول
(مترجم)
محبوب العلماء حضرت علامہ مفتی
ذوالفقار احمد صاحب اشرفی
صدر مدرس دارالعلوم نصیریہ اشرفیہ پناسی شریف
Rs. 100/-

نام : ذوالفقار احمد اشرفی

ولدیت : حضرت علامہ مفتی نصیر الدین اشرفی

وطن : نصیر منزل، قصبہ پناسی شریف (ضلع کشن گنج)

تاریخ پیدائش : ۵ر فروری ۱۹۴۷ء

سند : فضیلت، منظر اسلام، بریلی شریف (یو، پی)

بیعت : مخدوم المشائخ حضرت علامہ سید شاہ مختار اشرف اشرفی کچھوچھوی

خلافت : از سرکار کلاں و استاذ العلماء

مشغلہ : تدریس و افتاء تصنیف و تبلیغ

تدریس و افتاء کی خدمت: دار العلوم نصیریہ اشرفیہ خانقاہ اشرفیہ نصیریہ پناسی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) باب اول : در سیرت پادشاہان

(۲) باب دوم : در اخلاق درویشان

(۳) باب سوم : در فضیلت قناعت

(۴) باب چہارم : در فوائد خاموشی

(۵) باب پنجم : در عشق و جوانی

(۶) باب ششم : در ضعف و پیری

(۷) باب ہفتم : در تاثیر تربیت

(۸) باب ہشتم : در آداب صحبت و حکمت

(۱) پہلا باب بادشاہوں کی خصلت میں

(۲) دوسرا باب فقیروں کے آداب میں

(۳) تیسرا باب صبر کی فضیلت میں

(۴) چوتھا باب خاموشی کے فوائد میں

(۵) پانچواں باب عشق اور جوانی میں

(۶) چھٹا باب بوڑھاپے اور کمزوری میں

(۷) ساتواں باب تربیت کی تاثیر میں

(۸) آٹھواں باب صحبت اور حکمت کے آداب میں

# باب اول در سیرت پادشاہان

**حکایت:** (۱) پادشاہے راشنیدم کہ بکشتن اسیرے اشارہ کرد (۲) بیچارہ درانحالت نومیدی بزبانے کہ داشت (۳) ملک رادشنام دادن گرفت وسقط گفتن (۴) گفتہ اند ہر کہ دست از جان بشوید ہرچہ دردل آرد بگوید (۵) بیت (۶) وقتِ ضرورت چون نماند گریز دست بگیرد سرِ شمشیر تیز (۷) اِذَا اَئِسَ الْاِنْسَانُ طَالَ لِسَانُهٗ كَسِنَّوْرٍ مَغْلُوْبٍ يَصُوْلُ عَلَى الْكَلْبِ (۸) ملک پرسید کہ چہ می گوید (۹) یکے از وزرائے نیک محضر گفت (۱۰) اے خداوند ہمی گوید (۱۱) والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس (۱۲) ملک رارحمت آمد (۱۳) وازسرخون اودرگذشت (۱۴) وزیر دیگر کہ ضداو بود (۱۵) ابنائے جنس ما انشاید (۱٦) در حضرت پادشاہان (۱۷) جز براستی سخن گفتن (۱۸) ایں ملک رادشنام داد و ناسزا گفت (۱۹) ملک روئے ازایں سخن درہم کشید (۲۰) آں دروغ کہ وے گفت (۲۱) پسندیدہ تر آمد مراازیں راست کہ تو گفتی (۲۲) کہ روئے آں در مصلحت بود (۲۳) وبنائے ایں برخبثے (۲۴) وخردمنداں گفتہ اند (۲۵) دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔

**قطعہ:** (۲٦) ہر کہ شاہ آں کند کہ او گوید: حیف باشد کہ جزنکو گوید

# پہلا باب بادشاہوں کی سیرت کے بیان میں

**قصہ:**

(۱) ایک بادشاہ کے بارے میں میں نے سنا کہ ایک قیدی کو مار ڈالنے کے بارے میں اشارہ کیا (۲) بیچارہ نے اس ناامیدی کی حالت میں زبان میں جو کچھ رکھتا تھا (۳) بادشاہ کو گالی دینا اور بیہودہ بکنا شروع کیا (۴) لوگوں نے کہا ہے کہ جو جان کو ہاتھ سے دھو ڈالتا ہے جو کچھ دل میں رکھتا ہے کہہ ڈالتا ہے...... (۵) بیت (۶) ضرورت کے وقت جب بھاگ نہ سکے۔☆ تیز تلوار کی نوک کو ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے (۷) جب انسان ناامید ہوتا ہے اس کی زبان دراز ہوتی ہے۔ عاجز بلی کی طرح کتا پر حملہ کرتی ہے (۸) بادشاہ نے پوچھا کہ کیا کہتا ہے (۹) وزیروں میں ایک نیک خصلت والا وزیر نے کہا (۱۰) اے آقا یہی کہتا ہے کہ (۱۱) اور وہ لوگ جو غصہ کو ضبط کرتے ہیں اور لوگوں کو معاف کرتے ہیں (۱۲) بادشاہ کو رحم آیا (۱۳) اور اس کے قتل کا خیال چھوڑ دیا (۱۴) اور دوسرا وزیر جو کہ اس کا مخالف تھا (۱۵) کہا ہمارے عہدہ کے لوگوں کے لئے لائق نہیں (۱۶) بادشاہوں کے درگاہ میں (۱۷) سچائی کے سوا بات کہنا (۱۸) اس نے بادشاہ کو گالی دی اور نالائق کہا (۱۹) بادشاہ نے اس بات سے چہرہ کو کھینچ لیا (۲۰) اور کہا کہ وہ جھوٹ جو اس نے کہا (۲۱) اس سچ سے زیادہ پسند آیا جو تو نے کہا (۲۲) اس کا سبب کسی مصلحت میں (۲۳)

اوراس کی بنیاد کسی برائی پر (۲۴) اور عقلمندوں نے کہا ہے (۲۵) وہ جھوٹ جس میں مصلحت ملی ہو فتنہ اٹھانے والے سچ سے بہتر۔

**قطعہ:** (۲۶) جو کچھ کہ بادشاہ کرے یا جو کچھ کہ وہ کہے۔☆ افسوس ہوگا کہ نیکی کے سوا کہے

## (۲۷) لطیفہ

(۲۸) بر طاق ایوان فریدوں نوشتہ بود۔

**مثنوی:** (۲۹) جہاں اے برادر نماند بکس : دل اندر جہاں آفریں بندوبست

(۳۰) مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشت : کہ بسیار کس چوں تو پرورد و کشت

(۳۱) چوں آہنگ رفتن کند جان پاک: چہ بر تخت مردن چہ برروئے خاک

## حکایت (۲):

(۱) یکے از ملوک خراساں سلطان محمود سبکتگین را بخواب دید (۲) کہ جملہ وجود اور یختہ بود و خاک شدہ (۳) مگر چشمانش کہ ہمچناں در چشم خانہ ہمی گردید و نظر می کرد (۴) سائر حکیماں از تاویل آں فرو ماندند (۵) مگر درویشے کہ بجا آورد و گفت (۶) ہنوز نگراں ست کہ ملکش با دگراں ست۔

**قطعہ:**

(۷) بس نامور بزیر زمین دفن کردہ اند

(۸) کز ہستیش بروئے زمین بر نشاں نماند

(۹) آں پیر الاشہ را کہ سپر دند زیر خاک

(۱۰) خاکش چناں بخورد کز و استخواں نماند

(۱۱) زندہ است نام فرخ نوشیرواں بعدل

(۱۲) گرچہ بسے گذشت نوشیرواں نماند

(۱۳) خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر

(۱۴) زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

**(۲۷) لطیفہ:**

(۲۸) فریدوں کے محل کے طاق پر لکھا ہوا تھا۔

**مثنوی:** (۲۹) اے بھائی دنیا کسی کے ساتھ نہ رہی ☆ دنیا پیدا کرنے والے کے اندر دل مشغول کر اور بس (۳۰) دنیا کے ملک پر اعتماد اور بھروسہ مت کر ☆ کہ تیری طرح بہتوں کو پالا اور مار ڈالا (۳۱) جب پاک جان جانے کا ارادہ کرے۔ تو تخت پر مرنا اور مٹی پر مرنا برابر ہے۔

**قصہ:** (۲) (۱) خراسان کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے سلطان محمود سبکتگین کو خواب میں دیکھا (۲) اس کے جسم کا تمام (حصہ) متفرق ہوا تھا اور مٹی ہو گیا (۳) مگر اس کی آنکھیں اس طرح آنکھ کے حلقہ میں گھوم رہی تھی اور دیکھ رہی تھی (۴) تمام عقلمند لوگ اس کی تعبیر سے عاجز رہے (۵) مگر ایک فقیر نے (تعبیر) بتائی اور کہا (۶) ابھی دیکھ رہی ہے کہ اس کا ملک

دوسرے کے (قبضہ) میں ہے۔

**قطعہ:** (۷) بہت سے نام والوں کو زمین کے نیچے دفن کئے ہیں

(۸) کہ ان کی ہستی زمین کے اوپر کوئی نشان نہ رہا۔

(۹) اس بوڑھی کی لاش کو زمین کے نیچے سونپے

(۱۰) مٹی نے اس کو اس طرح کھایا کہ اس کی ہڈی باقی نہ رہی۔

(۱۱) زندہ ہے نوشیرواں کا مبارک نام انصاف کی وجہ سے

(۱۲) اگر بہت (زمانہ) گزرا نوشیرواں نہ رہا۔

(۱۳) بھلائی کر اے فلاں عمر کو غنیمت شمار کر

(۱۴) اس سے پہلے آواز آئی کہ فلاں نہ رہا۔

## حکایت: (۳)

(۱) ملک زادہ را شنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر (۲) و دیگر برادانش بلند و خوبروبارے پدر بکراہت و استحقار در روئے نظر ہمی کرد۔ (۳) پسر بفراست استبصار دریافت و گفت (۴) اے پدر کوتاہ خردمند بہ کہ نادان بلند (۵) نہ ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر (۶) فقرہ: اَلشَّاۃُ نَظِیۡفَۃٌ وَالۡفِیۡلُ جِیۡفِۃٌ۔

**شعر:** (۷) اقل جبال الارض طور وانہ:

(۸) لاعظم عند اللہ قدرا و منزلا

**قطعہ:** (۹) آن شنیدی کہ لاغر دانا (۱۰) گفت بارے بابلہے فربہ

(۱۱) اسپ تازی اگر ضعیف بود (۱۲) ہمچناں از طویلہ خربہ

(۱۳) پدر بخند ید وارکانِ دولت پسند ید و برادران بجان برنجیدند۔

**قطعہ:** (۱۴) تا مرد سخن نگفتہ باشد (۱۵) عیب و ہنرش نہفتہ باشد

(۱۶) ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست (۱۷) شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

(۱۸) شنیدم کہ ملک را در آں مدت دشمنے صعب روئے نمود (۱۹) چوں لشکر از ہر دو طرف روئے درہم آوردند و قصد مبارزت کردند (۲۰) اول کسیکہ بمیداں در آمد آں پسر بود و گفت۔

**قطعہ:** (۲۱) آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشتِ من

(۲۲) آں منم کاندر میاں خاک وخون بینی سرے

(۲۳) کانکہ جنگ آرد بخون خویش بازی میکند

(۲۴) روز میداں وآنکہ بگریزد بخون لشکرے

**قصہ (۳):** (۱) ایک بادشاہ کے لڑکے کے بارے میں میں نے سنا کہ چھوٹا تھا اور ذلیل (۲) اور اس کے دوسرے بھائی لوگ بلند اور خوبصورت۔ ایک بار باپ نے ناپسندی اور حقارت سے اس کو دیکھتا تھا (۳) لڑکا نے دانائی اور ہوشیاری سے معلوم کرلیا اور کہا (۴) اے باپ چھوٹا عقلمند بہتر ہے نادان بلند سے (۵) نہ جو کہ قد میں چھوٹا قیمت میں بہتر۔ (۶) نقرہ: جملہ بکری پاک ہے اور ہاتھی مردار ہے۔

**شعر:** (۷) زمین کے پہارڑوں میں چھوٹا طور ہے اور بیشک وہ

(۸) اللہ کے نزدیک قدر اور مرتبہ کے لحاظ سے بڑا ہے۔

**قطعہ:** (۹)وہ تو نے سنا کہ دبلا عقلمند (۱۰) کہا ایک مرتبہ ایک موٹا بیوقوف کے بارے میں (۱۱) عربی گھوڑا اگر کمزور ہوئے (۱۲) اسی طرح اصطبل خانہ کے گدھا سے بہتر (۱۳) باپ ہنسا اور وزیروں نے پسند کیا اور بھائی لوگ جان سے رنجیدہ ہوئے۔

**قطعہ:**

(۱۴) جب تک مرد نے بات نہ کہا ہو (۱۵) عیب اور اس کا ہنر چھپا ہوا ہوگا (۱۶) ہر جنگل میں گمان مت لے جا کہ خالی ہے

(۱۷) ہوسکتا ہے کہ چیتا سویا ہوا ہوگا (۱۸) میں نے سنا کہ بادشاہ کو اس مدت میں ایک سخت دشمن نے چہرہ دکھلایا (۱۹) جب لشکر دونوں طرف سے آمنے سامنے ہوئے اور لڑائی کا ارادہ کئے (۲۰) پہلا وہ شخص جو میدان میں داخل ہوا وہ لڑکا تھا اور کہا۔

**قطعہ:** (۲۱) میں وہ نہیں ہوں کہ لڑائی کے دن تو میری پیٹھ دیکھے (۲۲) میں وہ ہوں کہ مٹی اور خون کے درمیان تو ایک سر دیکھے (۲۳) جو شخص لڑائی لاتا ہے اپنے خون سے کھیل کرتا ہے (۲۴) لڑائی کے دن جو بھاگ جاتا ہے ایک لشکر کے خون سے (۲۵) ایں بگفت و برسپاہِ دشمن زد (۲۶) تنے چند مردان کارے رابکشت چوں بہ پیش پدر آمد زمین خدمت ببوسید وگفت۔

**قطعہ:** (۲۷) اے کہ شخص منت حقیر نمود (۲۸) تا درشتی ہنر نہ پنداری (۲۹) اسپ لاغر میاں بکار آید (۳۰) روز میداں نہ گاؤ پروری

(۳۱) آوردہ اندر کہ سپاہ دشمن بسیار بود وایناں اندک (۳۲) وجماعتے آہنگ گریز کردپسر نعرہ بز دوگفت (۳۳) اے مرداں بکوشید تا جامۂ زناں نپوشید (۳۴) سواراں رابگفتن اوتہورزیادہ گشت (۳۵) ویکبار حملہ کردند شنیدم کہ ہمدراں روز بردشمن ظفر فتح یافتند (۳۶) پدر سر وچشم رابیوسید ودرکنار گرفت و ہرروز نظر بیش کرد (۳۷) تاولی عہد خویش کرد برادرنش حسن بردند (۳۸) و زہر درطعامش کردند خواہرش از غرفہ بدید (۳۹) ودریچہ برہم زد پسر بفراست دریافت (۴۰) دست از طعام باز کشید وگفت (۴۱) محال است کہ ہنر منداں بمیرندو بے ہنراں جائے ایشاں گیرند۔

**شعر:** (۴۲) کس نیابد بزیر سایۂ بوم (۴۳) ورہما از جہاں شود معدوم (۴۴) پدررااز یں حال آگہی دادند برادرنش رابخواند (۴۵) وگوشمال بواجب داد (۴۶) پس ہر یکے رااز اطراف بلاد حصہ مرضی معین کرد (۴۷) تا فتنہ فرونشست ونزاع برخاست (۴۸) کہ دہ درویش در کلیمے بخسپند ودو پادشاہ دراقلیمے نگنجند۔

**قطعہ:** (۴۹) نیم نانِ گر خورد مرد خدای (۵۰) بذل درویشاں کند نیمے دیگر (۵۱) ملک اقلیمے بگیرد پادشاہ (۵۲) ہمچناں دربندا قلیمے دیگر

(۲۵) یہ کہا اور دشمن کے لشکر پر حملہ کیا (۲۶) کئی جوانمردوں کو مار ڈالا جب باپ کے سامنے آیا خدمت کی زمین کو بوسہ دیا اور کہا (۲۷) اے وہ شخص تو نے مجھ کو حقیر معلوم کیا (۲۸) یہاں تک کہ ہنر کی سختی تو نے معلوم نہیں

کیا (۲۹) پتلی کمر والا گھوڑا لڑائی کے دن کام میں آتا ہے (۳۰) نہ کہ پالی ہوئی گائے۔

(۳۱) نقل کئے ہیں کہ دشمن کا لشکر بہت تھا اور یہ لوگ تھوڑے (۳۲) ایک جماعت نے بھاگنے کا ارادہ کیا لڑکا نے نعرہ لگایا اور کہا (۳۳) اے لوگوں کوشش کرو عورتوں کا کپڑا ہرگز نہ پہنو (۳۴) اس کے کہنے پر سواروں کو ہمت زیادہ ہوگئی (۳۵) وہ یکبارگی حملہ کئے میں نے سنا کہ اسی دن دشمن پر فتح پائے (۳۶) باپ نے سر اور آنکھ کو بوسہ دیا اور گود میں لیا اور ہر دن زیادہ نظر کیا (۳۷) یہاں تک کہ اپنا جانشین بنایا اور اس کے بھائی لوگوں نے حسد کیا (۳۸) اور زہر اس کے کھانا میں دیا اس کی بہن نے کھڑکی سے دیکھا (۳۹) اور کھڑکی کھٹکھٹایا لڑکا نے دانائی سے معلوکر لیا (۴۰) ہاتھ کو کھانا سے کھینچا اور کہا (۴۱) مشکل ہے کہ ہنرمند لوگ مرجائیں اور بے ہنر لوگ اس جگہ کو اختیار کریں۔

**شعر:** (۴۲) کوئی شخص الو کے سایہ کے نیچے نہیں آتا (۴۳) اگرچہ ہما دنیا سے معدوم ہو جائے (۴۴) باپ کو اس حال سے خبر دی اس کے بھائیوں کو بلایا (۴۵) اور مناسب سزا دی (۴۶) پس ہر ایک کے لئے شہر کے اطراف مرضی کے (مطابق) حصہ مقرر کیا (۴۷) تاکہ فتنہ دب جائے اور جھگڑا ختم ہوجائے (۴۸) کہ دس فقیر ایک کملی میں سو سکتے ہیں اور دو بادشاہ ایک ملک میں سما نہیں سکتے۔

**قطعہ:** (۴۹) آدھی روٹی اگر مردِ خدا کھائے (۵۰) دوسری آدھی فقیروں پر خرچ کرے (۵۱) بادشاہ اگر ملک اقلیم حاصل کر لے (۵۲) اسی طرح دوسرے ملک کی فکر میں رہے گا

**حکایت (۴):** (۱) طائفہ دزدانِ عرب بر سر کوہے نشستہ بود (۲) و منفذ کارواں بستہ (۳) ورعیت بلداں از مکائد ایشاں مرعوب (۴) ولشکر سلطان مغلوب (۵) بحکم آنکہ ملاذے منیع از قلہ کوہے گرفتہ بودند (۶) وما وائے وملجائے خود کردہ (۷) مدبران ممالک آں طرف دردفع مضرت ایشاں مشاورت کردند (۸) کہ اگر ایں طائفہ بریں نسق روزگارے مداومت نمایند مقاومت ممتنع گردد۔

**مثنوی:** (۹) درختے کہ اکنوں گرفت ست پائے (۱۰) بہ نیروئے شخصے برآید زجائے (۱۱) وگر ہمچناں روزگارے ہلی (۱۲) بگردونش از بیخ بر نکسلی (۱۳) سرچشمہ شاید گرفتن بمیل (۱۴) چوں پر شد نشاید گذشتن بہ پیل (۱۵) سخن بریں مقرر شد کہ یکے را تجسس ایشاں برگماشتند (۱۶) وفرصت نگاہِ میداشتند تا وقتیکہ بر سر قومے راندہ بود و مقام خالی ماندہ (۱۷) تنے چند مرداں واقعہ دیدہ و جنگ آزمودہ را بفرستادند (۱۸) تا در شعب جبل پنہاں شدند (۱۹) شبانگاہے کہ دزداں باز آمدند سفر کردہ وغارت آوردہ (۲۰) سلاح از تن بکشادند ورختِ غنیمت بنہادند (۲۱) نخستیں دشمنے کہ بر سر ایشاں تاخت آوردہ خواب بود (۲۲) چندانکہ پاسے از شب بگذاشت۔

**شعر:** (۲۳) قرص خورشید درسیاہی شد (۲۴) یونس اندر دہانِ ماہی شد (۲۵) مردانِ دلاوراز کمین گاہ بدر جستند (۲۶) دست یگاں یگاں بکتف بستند (۲۷) بامداواں بدرگاہِ ملک حاضر آوردند (۲۸) ہمہ رابکشتن فرمود (۲۹) اتفاقادرآں جوانے بود کہ میوہ عنفوانِ شبابش نورسیدہ (۳۰) وسبزۂ گلستانِ عذارش نودمیدہ

**قصہ (۴):** (۱) عرب کے چوروں کا گروہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھا ہوا تھا (۲) اور قافلہ کا راستہ بند کیا ہوا (۳) اور شہر کی رعیت ان کے فریب سے خوفزدہ (۴) اور بادشاہ کا لشکر عاجز (۵) اس بات کے حکم سے ایک محفوظ پناہ گاہ پہاڑ کی چوٹی کا اختیار کیا ہوا تھا (٦) اور اپنا مقام اور پناہ کی جگہ کیا ہوا (۷) سلطنت کے مدبر لوگ اس طرف ان کے نقصان کو دفع کرنے میں مشورہ کئے (۸) کہ اگر یہ گروہ اسی طریقہ پر ایک مدت ہمیشگی رہے تو مقابلہ مشکل ہوجائے گا۔

**مثنوی:** (۹) جو درخت کہ ابھی جڑ پکڑی ہے (۱۰) ایک شخص کی طاقت سے جڑ سے اکھڑے (۱۱) اور اگر اسی طرح ایک زمانہ چھوڑے (۱۲) اس کو چرخی سے جڑ سے نہ اکھڑے (۱۳) چشمہ کے منہ کو سلائی سے بند کرنا چاہئے (۱۴) جب بہت ہوہاتھی سے گزر نہیں سکتے (۱۵) بات اسی پر ٹھہر گئی کہ ایک شخص کو اس کی تلاش کے لئے مقرر کئے (۱٦) اور انتظار کرتے تھے اس وقت تک کہ ایک قوم کے پاس سے چلے تھے اور جگہ خالی رہی (۱۷) ہر

کئی لوگ واقعہ دیکھے ہوئے اور لڑائی آزمائے ہوئے کو بھیجے (۱۸) یہاں تک کہ پہاڑ کی گھاٹی میں چھپے رہے (۱۹) رات کے وقت چور لوگ سفر کر کے اور لوٹ کر کے واپس آئے (۲۰) ہتھیار بدن سے کھولے اور غنیمت کا سامان رکھے پہلے وہ دشمن جوان پر حملہ کیا (۲۲) جتنا کہ رات کا ایک پہر گزرا۔

**شعر:** (۲۳) آفتاب کا ٹکیہ سیاہی میں گیا (۲۴) یونس (علیہ السلام) مچھلی کے منہ کے اندر گئے (۲۵) بہادر لوگ گھات کی جگہ سے باہر ہوئے (۲۶) اور ایک ایک کا ہاتھ ہتھیلی پر باندھے ہوئے (۲۷) صبح کے وقت بادشاہ کی درگاہ میں حاضر کئے (۲۸) سب کو مار ڈالنے کے واسطے فرمایا (۲۹) اتفاقا اس درمیان میں ایک جوان تھا کہ اس کی جوانی کے شروعات کا میوہ نہیں پہونچا ہوا۔ (۳۰) اس کے چہرے کے باغ کا سبزہ نیا اگا ہوا۔

(۳۱) یکے از وزیراں پائے تخت ملک رابوسہ داد (۳۲) دروئے شفاعت برزمین نہاد وگفت (۳۳) ایں پسر ہچناں از باغ زندگانی برنخوردہ است (۳۴) وازریعانِ جوانی تمتع نیافتہ (۳۵) توقع بکرم و اخلاق خداوندی آنست (۳۶) کہ بجشیدن خون اوبر بندہ منت نہی (۳۷) ملک روئے ازیں سخن درہم آورد وموافق رائے بلندش نیامد وگفت۔

**فرد:** (۳۸) پرتو نیکاں نگیرد ہرکہ بنیادش بدست (۳۹) تربیت نااہل راچوں گردگاں برگنبدست (۴۰) نسل و بنیاد ایناں منقطع کردن اولیٰ ترست (۴۱) کہ آتش کشتن واخگر گذاشتن (۴۲) وافعی کشتن و بچہ اش نگاہداشتن کار

خردمنداں نیست۔ (۴۳) ابر گر آب زندگی بارد (۴۴) ہرگز از شاخِ بید بر نخوری (۴۵) بافرومایہ روزگار میر (۴۶) کز نئے بوریا شکر نخوری (۴۷) وزیراں سخن بشنید وطوعاو کرھا پسندید (۴۸) و بر حسنِ رائے ملک آفریں خواند و گفت (۴۹) آنچہ خداوند دام ملکہ فرمود عین صواب ست و مسئلہ بیجواب (۵۰) کہ اگر در صحبتِ آں بداں تربیت یافتے طینتِ ایشاں گرفتے (۵۱) و یکے از ایشاں شدے اما بندہ امیدوار ست (۵۲) کہ بہ صحبتِ صالحاں تربیت پذیرد و خوئے خردمنداں گیرد (۵۳) کہ ہنوز طفل ست و سیرت بغی و عناد آں قوم در نہاد او متمکن نہ شدہ (۵۴) و در حدیث ست۔

کل مولود یولد علی الفطرۃ و ابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ

**قطعہ:** (۵۵) پسر نوح بابداں بنشست (۵۶) خاندان نبوتش گم شد
(۵۷) سگ اصحاب کہف روزے چند (۵۷) پئے نیکاں گرفت مردم شد

(۳۱) وزیروں میں سے ایک وزیر نے بادشاہ کے تخت کے پایہ کو بوسہ دیا (۳۲) اور سفارش کا چہرہ زمین پر رکھا اور کہا (۳۳) یہ لڑکا زندگی کے باغ سے پھل نہیں کھایا ہوا ہے (۳۴) شروع جوانی سے فائدہ نہیں اٹھایا (۳۵) امید آقا کے اخلاق اور بخشش سے یہ ہے (۳۶) اس کے خون کو بخش دینا بندہ پر احسان رکھیں (۳۷) بادشاہ نے اس بات سے چہرے کو پھیر لیا اور اس کے بلند رائے کے موافق نہیں آیا اور کہا۔

**فرد:** (۳۸) اچھوں کی عادت نہیں پکڑتا ہے وہ جس کی جڑ خراب ہو (۳۹) نااہل کو تعلیم دینا ایسا ہے جیسے گنبد پر اخروٹ (۴۰) اسکی نسل و بنیاد کو ختم کرنا زیادہ بہتر ہے (۴۱) آگ کو بجھانا اور چنگاری کو چھوڑ دینا (۴۲) سانپ کو مار ڈالنا اور اس کے بچے کو محفوظ رکھنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔

**قطعہ:** (۴۳) بدلی اگر آب حیات برسا دے (۴۴) بید کے درخت کی ٹہنی سے تو ہرگز پھل نہ کھائے (۴۵) نالائق کے ساتھ زندگی مت گزار (۴۶) بوریا کہ نرکل سے تو شکر نہ کھائے (۴۷) وزیر نے اس بات کو سنا اطاعت اور فرمانبرداری کے طور پر پسند کیا (۴۸) اور بادشاہ کی بہتر رائے کی تعریف کی اور کہا (۴۹) جو کچھ آقا کہ دام ملکہ (جس کا ملک ہمیشہ رہے) نے فرمایا یقینا حق ہے اور بات لا جواب ہے (۵۰) اگر ان بروں کی صحبت میں تعلیم پاتا ان لوگوں کی عادت پکڑتا (۵۱) ان لوگوں میں سے ہوتا لیکن بندہ امیدوار ہے (۵۲) کہ نیکوں کی صحبت سے تعلیم پائے اور عقلمندوں کی خصلت پکڑے (۵۳) کہ ابھی لڑکا ہے اس قوم کی نافرمانی اور دشمنی اس کی طبیعت میں نہیں بیٹھی (۵۴) اور حدیث میں ہے ہر بچہ کی پیدائش فطرت اسلامی پر ہوتی ہے اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

**قطعہ:** (۵۵) نوح (علیہ السلام) کا لڑکا بروں کے ساتھ بیٹھا (۵۶) اس کی خاندانی نبوت گم ہوا (۵۷) اصحاب کہف کا کتا کئی دن (۵۸) نیکوں کا پیچھا کیا اور آدمی ہو گیا۔ (۵۹) ایں بگفت وطائفہ از ندمائے ملک

باو بشفاعت یار شدند تا ملک از سر خون او در گذشت و گفت (٦٠) بخشیدم اگرچہ مصلحت ندیدم۔

**رباعی:** (٦١) دانی کہ چہ گفت زال بارستم گرد (٦٢) دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد (٦٣) دیدیم بسے کہ آب سر چشمہ خرد (٦٤) چوں بیشتر آمد شتر و بار ببرد (٦٥) فی الجملہ پسر رانباز و نعمت بر آوردند (٦٦) واستاد ادیب رابتر بیت اونصب کردند (٦٧) تا حسن خطاب و رد جواب و آداب خدمت ملکوکش در آموختند (٦٨) و در نظر ہمکناں پسند آمد (٦٩) بارے وزیر از شمائلِ اودر حضرت سلطان شمہٴ میگفت (٧٠) کہ تربیت عاقلاں در واثر کردہ است وجہل قدیم از جبلت او بدر بردہ (٧١) ملک راز یں سخن تبسم آمد و گفت۔

**بیت:** (٧٢) عاقبت گرگ زادہ گرگ شود (٧٣) گرچہ با آدمی بزرگ شود (٧٤) سال دو بریں بر آمد طائفہ اوباش محلت درو پیوستند (٧٥) وعقد موافقت بستند تا بوقتِ فرصت وزیر راو ہر دو پسرش را بکشت (٧٦) ونعمتِ بے قیاس برداشت و در مغارہٴ دزداں بجائے پدر بنشست و عاصی شد (٧٧) ملک دست تحسر بدنداں گرفت و گفت۔

**قطعہ:** (٧٨) شمشیر نیک زآہن بد چوں کند کسے (٧٩) ناکس بتربیت نشود اے حکیم کس (٨٠) باراں کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست: (٨١) در باغ لالہ روید و در شورہ بوم وخس

**قطعہ:** (٨٢) زمین شورہ سنبل بر نیارد (٨٣) درو تخم عمل ضائع مگرداں

(۵۹) یہ کہا اور بادشاہ کے ہمنشینوں کا ایک گروہ اس کے پاس سفارش کے لئے مددگار ہوئے یہاں تک کہ بادشاہ نے اس کے قتل کا خیال چھوڑ دیا اور کہا (۶۰) میں نے بخشا اگرچہ میں نے مصلحت نہیں دیکھی۔

**رباعی:** (۶۱) تو جانتا ہے کہ زال نے رستم پہلوان سے کیا کہا (۶۲) دشمن کو ذلیل اور مجبور نہیں شمار کرنا چاہئے۔ (۶۳) ہم نے بہت سے چھوٹے چشمہ کے پانی کو دیکھا (۶۴) جب زیادہ آیا اونٹ اور بوجھ کو بہا لے گیا (۶۵) حاصلِ کلام لڑکا کو ناز و نعمت کے ساتھ پرورش کیا (۶۶) اور ادب دینے والے استاد کو اس کی تعلیم کے لئے مقرر کیا (۶۷) تاکہ اچھی بات کرنا اور جواب کا پھیرنا اور بادشاہوں کے خدمت کے آداب اس کو سکھائے (۶۸) سبھوں کی نظر میں پسند آیا (۶۹) ایک بار وزیر نے اس کی خصلت کے بارے میں بادشاہ کے درگاہ میں کچھ کہتا تھا (۷۰) کہ عقلمندوں کی تربیت اس میں اثر کی ہوئی ہے اور پرانی جہالت اس کی عادت سے باہر چلی گئی (۷۱) بادشاہ کو اس سے ہنسی آئی اور کہا۔

**بیت:** (۷۲) آخر بھیڑیا کا بچہ بھیڑیا ہوتا ہے (۷۳) اگرچہ آدمی کے ساتھ بزرگ ہو جائے (۷۴) دو سال اسی پر گذرا محلہ کے لچوں کا گروہ اسمیں ملے (۷۵) اور ہمراہی کا عہد باندھے مہلت کے وقت وزیر کو اور اس کے دونوں لڑکوں کو مار ڈالا (۷۶) بے اندازہ نعمت اٹھایا اور چوروں کے غار میں باپ کی جگہ بیٹھا اور نافرمان بنا (۷۷) بادشاہ نے افسوس کا ہاتھ دانتوں

میں پکڑا اور کہا۔

**قطعہ :** (۷۸) اچھی تلوار برے لوہے سے کون بنا سکتا ہے (۷۹) اے حکیم کوئی نا اہل کو تعلیم نہیں دے سکتا (۸۰) بارش اس کی طبیعت کے پاکیزگی میں اختلاف نہیں ہے (۸۱) باغ میں موتی اگاتی ہے کھاری زمین میں گھاس۔

**قطعہ :** (۸۲) کھاری زمین سنبل نہیں اگاتی ہے (۸۳) اس میں عمل کی بیج کو نقصان مت کر (۸۴) نیکوئی بابداں کردن چناں ست (۸۵) کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

**حکایت (۵):** (۱) سرہنگ زادہ رادیدم (۲) بردرسرائے اغلمش (۳) کہ عقل وکیاستے وہم وفراستے زائدالوصف داشت (۴) ہم از عہد خردی آثار بزرگی درناصیہ او پیدا۔

**فرد:** (۵) بالائے سرش زہوشمندی (۶) می تافت ستارۂ بلندی (۷) فی الجملہ مقبول سلطان نظر آمد (۸) کہ جمال صورت و معنیٰ داشت (۹) وخرد منداں گفتہ اند (۱۰) توانگری بدل ست نہ بمال و بزرگی بعقل ست نہ بسال (۱۱) ابنائے جنس او بر منصب او حسد بردند (۱۲) و بجنایتے متہم کردند (۱۳) ودر کشتن او سعی بے فائدہ نمودند۔

**مصرع:** (۱۴) دشمن چہ کند چوں مہربان باشد دوست:

(۱۵) ملک پرسید کہ موجب خصمی ایشاں درحق تو چیست (۱۶) گفت درسایۂ دولت خداوندی دام ملکہ (۱۷) ہمکناں راراضی کردم (۱۸) مگر حسوداں کہ راضی نمی

شوندالابزوال نعمت من (۱۹) ودولت واقبال خداوندی باقی باد۔

**قطعه:** (۲۰) توانم اینکہ نیازارم اندرون کسے (۲۱) حسود راچہ کنم کوز خود برنج درست (۲۲) بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست (۲۳) کہ از مشقت او جز بمرگ نتواں رست

**قطعه:** (۲۴) شور بختاں بآرزو خواہند (۲۵) مقبلاں راز وال نعمت وجاہ (۲۶) گرنہ بیند بروز شپرہ چشم (۲۷) چشمۂ آفتاب راچہ گناہ (۲۸) راست خواہی ہزار چشم چناں (۲۹) کور بہتر کہ آفتاب سیاہ (۸۴) بروں کے ساتھ بھلائی کرنا ایسا ہے (۸۵) جیسا کہ نیک لوگوں کے ساتھ برائی کرنا۔

**قصه (۵):** (۱) سپاہی کے لڑکے کو میں نے دیکھا (۲) اغلمش کے محل کے دروازہ پر (۳) کہ عقل اور دانائی اور سمجھ بوجھ بے حد رکھتا تھا (۴) نیز چھوٹے پن کے زمانہ سے بزرگی کے آثار اس کی پیشانی میں ظاہر ہوئی۔

**فرد:** (۵) اس کے سر کے اوپر عقلمندی کیوجہ سے (۶) بلندی کا ستارہ چمکتا تھا (۷) حاصل کلام بادشاہ کی نظر میں پسند آیا (۸) کہ ظاہری اور باطنی خوبصورتی رکھتا تھا (۹) اور عقلمندوں نے کہا ہے (۱۰) مالداری دل سے نہ مال سے اور بزرگی عقل سے ہے نہ عمر سے (۱۱) اس کے عہدہ کے لوگ اس کے منصب پر حسد کئے (۱۲) اور خیانت میں تہمت لگائے (۱۳) اس کے مارڈالنے میں بے فائدہ کوشش کئے۔

**مصرع:** (۱۴) دشمن کیا کرے جب دوست مہربان ہو (۱۵) بادشاہ

نے پوچھا کہ ان لوگوں کی دشمنی کا سبب تیرے حق میں کیا ہے (۱۶) آقائے نعمت دام ملکہ (جس کا ملک ہمیشہ رہے) کے سایہ میں (۱۷) سبھوں کو میں نے راضی کیا (۱۸) مگر دشمن لوگ راضی نہیں ہوتے ہیں مگر میری نعمت کے ختم ہونے پر (۱۹) اور آقا کا دولت واقبال باقی رہے۔

**قطعہ**: (۲۰) مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ میں کسی کے دل کو ستاؤں (۲۱) میں دشمن کو کیا کروں کہ وہ اپنے سے رنج میں ہے (۲۲) مرجاؤں یہاں تک کہ تو چھٹکارا پائے اے دشمن کہ یہ رنج ہے (۲۳) کہ سوائے موت کے اس کی تکلیف سے چھوٹ نہیں سکتے۔

**قطعہ**: (۲۴) بدبخت لوگ آرزو کے ساتھ (۲۵) نصیب والے کے نعمت اور مرتبہ کا زوال چاہتے ہیں

(۲۶) اگر دن کو چمگادڑ آنکھ سے نہ دیکھے (۲۷) آفتاب کے ٹکیہ کا کیا قصور (۲۸) تو سچ چاہے تو ہزار آنکھیں اس طرح (۲۹) اندھا بہتر کہ آفتاب سیاہ ہوجائے۔

**حکایت (۶)**: (۱) یکے را از ملوک عجم حکایت کنند (۲) کہ دست تطاول بر مال رعیت دراز کردہ بود (۳) وجور واذیت آغاز (۴) تا بجائے کہ خلق از مکائد ظلمش بجہاں برفتند (۵) واز کربتِ جورش راہ غربت گرفتند (۶) چوں رعیت کم شد (۷) ارتفاع ولایت نقصان پذیرفت (۸) وخزینہ تہی ماند (۹) ودشمناں طمع کردند (۱۰) وزور آوردند۔

**قطعه:** (۱۱) ہر کہ فریادرس روز مصیبت خواہد (۱۲) گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش (۱۳) بندۂ حلقہ بگوش ارننوازی برود (۱۴) لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش (۱۵) بارے در مجلس او کتاب شاہ نامہ میخواندند (۱۶) در زوال مملکت ضحاک وعہد فریدوں وزیر ملک را پرسید (۱۷) کہ ہیچ تواں دانستن کہ فریدوں (۱۸) کہ گنج ملک وحشم نداشت (۱۹) چہ گونہ مملکت برو مقرر شد (۲۰) گفتا چناں کہ شنیدی خلقے برو بتعصب گرد آمدن وتقویت کردند (۲۱) پادشاہی یافت (۲۲) گفت اے ملک چوں گرد آمدن خلق موجب پادشاہی است (۲۳) تو خلق را برائے چہ پریشاں می کنی (۲۴) مگر سر پادشاہی کردن نداری

**فرد:** (۲۵) ہماں بہ کہ لشکر بجاں پروری (۲۶) کہ سلطان بہ لشکر کند سروری (۲۷) ملک گفت موجب گرد آمدن سپاہ (۲۸) ورعیت ولشکر چہ باشد گفت (۲۹) پادشاہ را کرم باید تا بدو گرد آیند (۳۰) ورحمت تا در پناہ دولتش ایمن نشینند (۳۱) وترا ایں ہر دو نیست۔

**مثنوی:** (۳۲) نکند جور پیشہ سلطانی (۳۳) کہ نیاید زگرگ چوپانی (۳۴) پادشاہے کہ طرح ظلم فگند (۳۵) پائے دیوار ملک خویش بکند

**قصہ (۶):** (۱) عجم کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کا قصہ نقل کرتے ہیں (۲) ظلم کا ہاتھ رعیت کے مال پر دراز کیا ہوا تھا (۳) اور ظلم اور تکلیف دینا شروع کیا (۴) اس حد تک مخلوق اس کے ظلم کے فریب میں کسی ملک میں گئی (۵) اور اس کے ظلم کی مصیبت سے مسافرت کا راستہ پکڑا

(۶) جب رعیت کم ہوئی (۷) بادشاہت کی آمدنی میں کمی واقع ہوئی (۸) اور خزانہ خالی رہا (۹) اور دشمنوں نے لالچ کیا (۱۰) اور غلبہ کیا۔

**قطعہ:** (۱۱) جو کوئی مصیبت کے دن مدد کرنے والا چاہے (۱۲) کہو سلامتی کہ زمانہ میں جوانمردی سے کوشش کر (۱۳) فرمانبردار غلام کو اگر تو نہیں نوازے گا چلا جائے گا (۱۴) مہربانی کر کیونکہ مہربانی دوسروں کو فرمانبردار بنا دیتی ہے۔ (۱۵) ایک مرتبہ اس کی مجلس میں کتاب شاہ نامہ پڑھتے تھے (۱۶) ضحاک کی سلطنت کے ختم اور فریدوں کے زمانہ کے بارے میں (۱۷) وزیر نے بادشاہ کو پوچھا کہ کچھ جانتے ہیں (۱۸) فریدوں جو کہ خزانہ اور ملک اور خادم نہیں رکھتا تھا (۱۹) کس طرح ان کو بادشاہی مل گئی (۲۰) جیسا کہ تو نے سنا (۲۱) ایک مخلوق ان کے پاس طرفداری کے لئے جمع ہوئی (۲۲) اور مدد کی بادشاہی حاصل ہوئی (۲۳) کہا اے بادشاہ جب کسی مخلوق کا جمع ہونا بادشاہی کا سبب ہے (۲۴) تو مخلوق کو کس واسطے پریشان کرتا ہے (۲۵) شاید کہ تو بادشاہی کا خیال نہیں رکھتا ہے۔

**فرد:** (۲۶) یہی بہتر ہے کہ تو لشکر کو جان کے برابر پرورش کرے (۲۷) کیونکہ بادشاہ لشکر سے سرداری کرتا ہے (۲۸) بادشاہ نے کہا کہ سپاہی اور رعیت اور لشکر کے جمع ہونے کا کیا سبب ہوگا (۲۹) بادشاہ کو مہربانی اور رحمت کرنا چاہئے تاکہ ان کے پاس جمع ہوں (۳۰) تاکہ اس کی دولت کی پناہ میں بےخوف بیٹھیں (۳۱) اور تجھ میں ان دونوں میں سے کوئی نہیں ہے۔

**مثنوی:** (۳۲) جس کا پیشہ ظلم ہو بادشاہی نہیں کرسکتا (۳۳) کیونکہ بھیڑیا سے چرواہی نہیں آتی (۳۴) جس بادشاہ نے ظلم کی بنیاد ڈالی (۳۵) اپنے ملک کے دیوار کی جڑ کھودی (۳۶) ملک را پند وزیر ناصح موافق طبع مخالف نیامد (۳۷) وروئ از سخنش درہم کشید (۳۸) وبزنداں فرستادو بسے برنیامد (۳۹) کہ بنی عمانِ سلطاں بمنازعت برخاستند (۴۰) وبمقاومت لشکر آراستند (۴۱) وملک پدر خواستند (۴۲) قومے کہ از دست تطاول ایں بجاں رسیدہ بودند (۴۳) وپریشاں شدہ برایشاں گرد آمدند (۴۴) وتقویت کردند (۴۵) تا ملک از تصرف ایں بدر رفت وبرآناں مقرر شد۔

**مثنوی:** (۴۶) پادشا ہے کور وادار دستم بر زیر دست (۴۷) دوستدارش روز سختی دشمن زورآور ست (۴۸) بارعیت صلح کن وز جنگ خصم ایمن نشیں (۴۹) زآنکہ شاہنشاہِ عادل رارعیت لشکرست

**فرد:** (۵۰) غم زیردستاں بخور زنیہار (۵۱) بترس از زبردستے روزگار

**حکایت** (۷): (۱) پادشاہے باغلامے عجمی درکشتی نشست (۲) وغلام دیگر دریا راندیدہ بود (۳) ومحنت کشتی نیازمودہ (۴) گریہ وزاری آغاز نہاد (۵) ولرزہ براندامش افتاد ملک راعیش ازو منغص بود (۶) کہ طبع نازک تحمل امثالِ ایں صورت نہ بندد (۷) چارہ نداستند (۸) حکیمے دراں کشتی بود (۹) ملک راگفت اگر فرماں دہی (۱۰) اورا بطریق خاموش گردانم (۱۱) گفت غایت لطف وکرم باشد (۱۲) بفرمود تا غلام رابدریا انداختند (۱۳) چند

نوبت غوطہ خورد (۱۴) ازاں پس مویش گرفتند (۱۵) و پیش کشتی آوردند (۱۶) و بدو دست درسکان کشتی آویخت (۱۷) چوں برآمد بگوشہ بنشست (۱۸) وقرار یافت ملک راعجب آمد (۱۹) پرسید حکمت بود (۲۰) گفت ازاول محنت غراق شدن ندیدہ بود (۲۱) وقدر سلامت کشتی ندانستہ (۲۲) ہمچنیں قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔

(۳۶) بادشاہ کونصیحت کرنے والے وزیر کی نصیحت مخالف طبیعت کے موافق نہیں آئی (۳۷) اس کی بات سے چہرے کو پھیر لیا (۳۸) اور قید خانہ میں بھیج دیا (۳۹) اور بہت دن نہیں گزرا کہ بادشاہ کا چچازاد بھائی لڑائی کے لئے اٹھے (۴۰) اور مقابلہ کے لئے لشکر آراستہ کیا (۴۱) اور باپ کا ملک چاہا (۴۲) ایک قوم کہ ظالم کا ہاتھ اس حد تک پہونچی ہوئی تھی اور پریشان ہوئی (۴۳) ان کے پاس جمع ہوئی اور مدد کی (۴۴) یہاں تک کہ ملک اس کے قبضہ سے باہر چلا گیا (۴۵) اوران کے اوپر مقرر ہوا۔

**مثنوی:** (۴۶) جو بادشاہ کمزوروں پر ظلم کو جائز رکھے (۴۷) اس کا دوست دار سختی کے دن زبردست دشمن ہے (۴۸) رعیت کے ساتھ صلح کر اور دشمن کی لڑائی سے بیخوف بیٹھ (۴۹) اس لئے کہ بادشاہ عادل کی رعیت لشکر ہے۔

**فرد:** (۵۰) یقیناً کمزوروں کا غم کھاؤ (۵۱) زمانہ کی زبردستی سے ڈر

**قصہ (۷):** (۱) ایک بادشاہ ایک عجمی غلام کے ساتھ کشتی میں بیٹھا ہوا تھا (۲) اور غلام نے کبھی دریا نہیں دیکھا تھا (۳) اور کشتی کی محنت نہیں آزمائی

تھی (۴) رونا اور عاجزی کرنا شروع کیا (۵) کپکپی اس کے بدن میں پڑی اور بادشاہ کا آرام اس سے مکدر تھی (۶) کہ نازک طبیعت ان باتوں کو برداشت نہیں کرتی (۷) اور کوئی علاج نہیں جانا (۸) ایک حکیم اس کشتی میں تھا (۹) بادشاہ کو کہا اگر تو حکم دیوے (۱۰) اس کو کسی طریقے سے میں خاموش کروں (۱۱) کہا نہایت مہربانی اور کرم ہوگا (۱۲) فرمایا یہاں تک کہ غلام کو دریا میں ڈال دیں (۱۳) کئی مرتبہ غوطہ کھائے (۱۴) اس کے بعد اس کا بال پکڑے (۱۵) اور کشتی کے سامنے لائے (۱۶) اور دونوں ہاتھوں کو کشتی کے دنبالہ میں لٹکائے (۱۷) جب باہر آیا ایک گوشہ میں بیٹھا (۱۸) اور قرار پایا بادشاہ کو تعجب ہوا (۱۹) پوچھا کہ کیا حکمت تھی (۲۰) کہا پہلے سے ڈوبنے کی آزمائش نہیں دیکھی تھی (۲۱) اور کشتی کی سلامتی کا مرتبہ نہیں جانا (۲۲) اور اسی طرح آرام کا مرتبہ وہی شخص جانتا ہے کسی مصیبت میں گرفتار آتا ہے۔

**قطعہ:** (۲۳) اے سیر ترا نانِ جویں خوش نماید (۲۴) معشوق من ست آنکہ بنزدیک تو زشت ست (۲۵) حوران بہشتی را دوزخ بود اعراف (۲۶) از دوزخیاں پرس کہ اعراف بہشت ست

**شعر:** (۲۷) فرق ست میانِ آنکہ یارش در بر (۲۸) با آنکہ دو چشم انتظارش بر در

**حکایت (۸):** (۱) یکے از ملوک عجم رنجور بود (۲) در حالت پیری (۳) وامید زندگانی قطع کردہ (۴) کہ سوارا ز در درآمد (۵) وبشارت داد (۶)

کہ فلاں قلعہ را بدولت خداوند بکشادیم (۷) ودشمناں اسیر آمدند (۸) وسپاہ ورعیت آں طرف بجملگی مطیع فرماں گشتند (۹) ملک نفسے سر دبر آورد (۱۰) وگفت ایں مژدہ مرانیست (۱۱) دشمنانم راست (۱۲) یعنی وارثانِ مملکت۔

**قطعہ:** (۱۳) دریں امید بسر شد دریغ عمر عزیز (۱۴) کہ آنچہ در دلم ست از درم فراز آید (۱۵) امید بستہ برآمد ولے چہ فائدہ زآنکہ (۱۶) امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید

**قطعہ:** (۱۷) کوس رحلت بکوفت دست اجل (۱۸) اے دو چشم وداع سر بکنید (۱۹) اے کفِ دست وساعد و بازو (۲۰) ہمہ تو دیع یکدیگر بکنید (۲۱) برمن اوفتادہ دشمن کام (۲۲) آخرائے دوستاں گذر بکنید (۲۳) روزگارم بشد بنادانی (۲۴) من نہ کردم شما حذر بکنید

**حکایت (۹):** (۱) ہرمزرا گفتند (۲) از وزیرانِ پدر چہ خطا دیدی (۳) کہ بند فرمودی (۴) گفت گناہے معلوم نہ کردم (۵) ولیکن بیقین دانستم (۶) کہ مہابتِ من در دل ایشاں بیکراں ست (۷) وبرعہد من اعتماد کلی ندارند (۸) ترسم کہ از بیم گزند خویش (۹) آہنگ ہلاک من کنند

**قطعہ:** (۲۳) اے آسودہ تجھ کو جو کی روٹی اچھی نہیں معلوم ہوتی ہے (۲۴) میرا معشوق وہ ہے جو تیرے نزدیک برا ہے۔

(۲۵) حورانِ بہشت کو دوزخ اعراف معلوم ہوتا ہے (۲۶) دوزخیوں سے پوچھ کہ اعراف بہشت ہے۔

**شعر:** (۲۷) فرق اس درمیان میں وہ ہے کہ اس کا یار بغل میں ہے (۲۸) اس شخص سے کہ دونوں آنکھیں اس کے انتظار میں دروزہ ہوں۔

**قصہ (۸):** (۱) عجم کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ بیمار تھا (۲) بوڑھاپے کی حالت میں (۳) اور زندگی کی امید قطع (ختم) کی تھی (۴) کہ ایک سوار دروازے سے آیا (۵) اور خوشخبری دی (۶) کہ فلاں قلعہ کو آقا کے فضل سے ہم نے فتح کیا (۷) اور دشمن لوگ قید میں آئے (۸) اور سپاہی اور رعیت اس طرف کی سب کے سب فرمانبردار ہوئے (۹) بادشاہ نے ایک ٹھنڈی سانس لی (۱۰) اور کہا کہ یہ خوشخبری میرے لئے نہیں ہے (۱۱) (بلکہ) میرے دشمنوں کے لئے ہے (۱۲) یعنی بادشاہت کے وارثوں کے لئے ہے۔

**قطعہ:** (۱۳) افسوس اس امید میں پیاری عمر گزر چکی (۱۴) جو کچھ کہ میرے دل میں ہے میرے درروزہ سے باہر آئے (۱۵) بندھی ہوئی امید برآئی اور لیکن اس سے کیا فائدہ ۱۶ (۰ امید نہیں ہے کہ گزری ہوئی عمر لوٹ آئے۔

**قطعہ:** (۱۷) موت کے ہاتھ نے رخصت کا نقارہ بجایا (۱۸) اے میرے دونوں آنکھیں سر کو رخصت کیجئے (۱۹) اے ہاتھ کی ہتھیلی اور کلائی بازو (۲۰) سب ایک دوسرے کو رخصت کیجئے (۲۱) مجھ ناکرہ پر دشمن کام کے (۲۲) اخر اے دوستو گزر کیجئے (۲۳) میرا زمانہ نادانی میں گزرا (۲۴) میں نہیں کیا آپ پرہیز کیجئے۔

**قصہ (۹):** (۱) ہرمز سے لوگوں نے کہا (۲) باپ کے وزیروں سے

تو نے کیا گناہ دیکھا (۳) کہ تو نے قید فرمایا (۴) کہا کوئی گناہ میں نے معلوم نہیں کیا (۵) اور لیکن میں نے یقین کے ساتھ جانا (۶) کہ میرا رعب ان کے دل میں بے انتہا ہے (۷) اور میرا قول پر پورا بھروسہ نہیں رکھتے ہیں (۸) میں اپنی تکلیف کے خوف سے ڈرتا ہوں (۹) میرے ہلاک کا ارادہ کریں۔ (۱۰) پس قول حکماے را بستم کہ گفتہا ند۔

**قطعہ**: (۱۱) ازاں کز تو ترسد بترس اے حکیم (۱۲) وگر با چنو صد برائی بجنگ (۱۳) ازان مار بر پائے راعی زند (۱۴) کہ ترسد سرش را بکوید بسنگ (۱۵) نہ بینی کہ چوں گربہ عاجز شود (۱۶) برآرد بچنگال چشمِ پلنگ

**حکایت (۱۰)**: (۱) بر بالینِ تربتِ یحیٰ پیغمبر علیہ السلام معتکف بودم در جامع دمشق (۲) کہ یکے از ملوک عرب کہ بہ بے انصافی منسوب بود (۳) در آمد نماز کرد و دعاء کرد و حاجت خواست۔

**فرد**: (۴) درویش وغنی بندہ ایں خاک درند (۵) وانا نکہ غنی تر ندمحتاج ترند (۶) آنگاہ مرا گفت از انجا کہ ہمت درویشان ست (۷) وصدق معاملہ ایشاں (۸) خاطرے ہمراہ من کنید (۹) کہ از دشمنِ صعب اندیشنا کم (۱۰) گفتمش بر رعیت ضعیف رحمت کن (۱۱) تا از دشمنِ قوی زحمت نہ بینی۔

**نظم**: (۱۲) ببازوانِ توانا وقوت سر دست
(۱۳) خطاست پنجہ مسکین ناتواں بشکست
(۱۴) نترسد آنکہ برافتادگاں بجنشاید (۱۵) کہ گر در پائے در آید کش نگیرد

دست (۱۶) ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشمِ نیکی داشت (۱۷) دماغ بیہدہ پخت و خیال باطل بست (۱۸) زگوش پنبہ بروں آرو داد خلق بدہ (۱۹) وگرتو می ندہی دادروزے دادے ہست

**مثنوی** : (۲۰) بنی آدم اعضائے یکدیگرند (۲۱) کہ درآفرینش زیک جوہراند (۲۲) چوں عضوئے بدردآوردروزگار (۲۳) دگرعضوہارانماند قرار (۲۴) توکزمحنت دیگراں بےغمی (۲۵) نشاید کہ نامت نہندآدمی

(۱۰) پس عقلمندوں کے قول پر میں نے عمل کہا کرتے ہیں۔

**قطعہ** : (۱۱) ڈراس شخص سے جو تجھ سے ڈرے اے عقلمند (۱۲) اوراگر اس طرح توسال لڑائی میں غالب آئے (۱۳) اس وجہ سے سانپ چرواہا کے پیر پرڈنک مارتا ہے (۱۴) کہ ڈرتا ہے اس کے سر کو پتھر سے کچلے (۱۵) تونے نہیں دیکھا کہ جب بلی عاجز ہوتی ہے (۱۶) چیتا کی آنکھ کو چنگل سے نکالتی ہے۔

**قصہ (۱۰)**: (۱) یحییٰ علیہ السلام کی قبر کے سرہانے میں میں معتکف تھا دمشق کی جامع مسجد میں (۲) کہ عرب کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جو بے انصافی میں منسوب تھا (۳) داخل ہوا نماز ادا کی دعا کی اور حاجت چاہی (۴) فقیر اور مالدار اس دروازہ کے مٹی کے غلام ہیں (۵) اور وہ لوگ زیادہ جو زیادہ دولت مند ہیں وہ زیادہ محتاج ہیں (۶) اس وقت مجھ کو کہا اس بات کے حکم سے کہ فقیروں کی دعا ہے (۷) اوران لوگوں کے معاملہ کی سچائی (۸) میرے ساتھ توجہ کیجئے (۹) کہ ایک سخت دشمن سے میں اندیشہ کرنے

والا ہوں (۱۰) میں نے اس سے کہا کہ کمزور رعیت پر رحم کر (۱۱) تا کہ زبردست۔دشمن سے تو پریشانی نہ دیکھے۔

**نظم:** (۱۲) طاقتور بازو اور طاقتور پنجہ سے (۱۳) خطا ہے غریب اور کمزور کے پنجہ کو توڑنا (۱۴) نہیں ڈرتا ہے وہ شخص جو عاجزوں کو نہیں بخشتا ہے (۱۵) کہ اگر پاؤں سے گرے گا اس کا ہاتھ کوئی نہیں پکڑے گا۔(۱۶) جو کہ بدی کی بیج بویا اور نیکی کی امید رکھا (۱۷) بے ہودہ دماغ پکایا اور جھوٹا خیال باندھا (۱۸) کان سے روئی باہر لا اور مخلوق کا انصاف کر (۱۹) اور اگر تو انصاف نہیں کرتا ہے تو ایک دن انصاف کا ہے۔

**مثنوی:** (۲۰) آدم کی اولاد ایک دوسرے کے اعضاء ہیں (۲۱) کیونکہ اس کی پیدائش میں ایک ہی جوہر سے ہیں (۲۲) جب کسی دن کسی عضو میں درد لائے (۲۳) دوسرے عضو کو قرار نہ رہے (۲۴) تو دوسروں کی محنت سے بے فکر ہے (۲۵) لائق نہیں کہ تیرا نام آدمی رکھیں۔

**حکایت (۱۱):** (۱) درویشے مستجاب الدعوات در بغداد پدید آمد (۲) حجاج یوسف را خبر کردند (۳) بخواندش وگفت (۴) دعائے خیرے بر من کن (۵) گفت خدایا جانش بستاں (۶) گفت از بہر خدا ایں چہ دعا ست (۷) گفت ایں دعائے خیرست (۸) تراو جملہ مسلمانانِ را۔

**مثنوی:** (۹) اے زبردست زیر دست آزار (۱۰) گرم تا کے بماند ایں بازار (۱۱) بچہ کار آیدت جہانداری (۱۲) مردنت بہ کہ مردم آزاری

**حکایت (۱۲) :** (۱) یکے از ملوک بے انصاف (۲) پارسائے راپرسید (۳) کہ کدام عبادت فاضل ترست (۴) تراخواب نیم روز (۵) تادراں یک نفس خلق رانیازاری

**قطعہ :** (۶) ظالمے راخفتہ دیدم نیم روز (۷) گفتم ایں فتنہ ست خوابش بردہ بہ (۸) وآنکہ خوابش بہتر از بیداریست (۹) آں چناں بد زندگانی مردہ بہ

**حکایت (۱۳) :** (۱) یکےرااز ملوک شنیدم (۲) کہ شبے درعشرت روزکردہ بود (۳) ودر پایانِ مستی می گفت۔

**بیت :** (۴) مارابجہاں خوشترازیں یکدم نیست (۵) کزنیک وبداندیشہ وازکس غم نیست (۶) درویشے برہنہ بسر ماخفتہ بود گفت۔

**بیت :** (۷) اے آنکہ باقبال تو درعالم نیست (۸) گیرم کہ غمت نیست غم ماہم نیست (۹) ملک راخوش آمد (۱۰) صرۂ ہزار دینا راز روزن بیروں کرد (۱۱) وگفت دامن بدارائے درویش (۱۲) گفت دامن ازکجاں آرم (۱۳) کہ جامہ ندارم ملک رابرضعف حال اوررحمت زیادت شد (۱۴) وخلعتے برآں مزید کرد (۱۵) وپیش درویش فرستاد۔

**قصہ (۱۱) :** (۱) ایک فقیر مستجاب الدعوات (جس کی دعا قبول ہو) بغداد میں ظاہر ہوا (۲) حجاج یوسف کوخبر کی (۳) اس کو بلایا اور کہا (۴) میرے لئے اچھی دعا کر (۵) کہااے خدااس کی جان لے (۶) کہا خدا

کے واسطے یہ کیسی دعا ہے (۷) کہا یہ بہتر دعا ہے (۸) تیرے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے۔

**مثنوی**: (۹) اے طاقتور کمزوروں کو ستانے والے (۱۰) یہ بازار کب تک گرم رہے گا (۱۱) دنیا داری تجھ کو کیا کام آسکتی ہے (۱۲) لوگوں کو ستانے سے تیرا مرنا بہتر ہے

**قصہ (۱۲)**: (۱) بادشاہوں میں سے ایک بے انصاف بادشاہ نے (۲) ایک عابد کو پوچھا (۳) کہ کون عبادت زیادہ فضیلت رکھتی ہے (۴) کہا تیرا آدھا دن سونا (۵) تا کہ تو اس ایک دم میں مخلوق کو نہ ستائے۔

**قطعہ**: (۱) ایک ظالم کو میں نے آدھا دن تک سوتا دیکھا (۲) میں نے کہا کہ یہ فتنہ ہے اس کو نیند لے گئی بہتر ہے (۸) اور وہ شخص جس کا سونا جاگنے سے بہتر ہے (۹) ایسی بری زندگی سے مرنا ہی بہتر ہے۔

**قصہ (۱۳)**: (۱) بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ سے میں نے سنا (۲) ایک رات خوشی میں دن کیا ہوا تھا (۳) اور نہایت ہی مستی میں کہتا تھا

**بیت**: (۴) ہم کو دنیا میں خوشی اس سے زیادہ ایکدم نہیں ہے (۵) کیونکہ نیک اور بد سے اندیشہ اور کسی سے غم نہیں ہے (۶) ایک فقیر ننگا جاڑا کے موسم سویا ہوا تھا اور کہا۔

**بیت**: (۷) اے وہ شخص تیز نصیب کے برابر دنیا میں کوئی نہیں ہے (۸) میں نے مانا کہ تجھ کو غم نہیں ہے ہم کو بھی غم نہیں ہے۔

(۹) بادشاہ کو خوشی حاصل ہوئی (۱۰) ہزار دینار کی تھیلی سوراخ سے باہر کیا (۱۱) اور کہا دامن پھیلا اے فقیر (۱۲) کہا دامن میں کہاں سے لاؤں (۱۳) کپڑا نہیں رکھتا ہوں بادشاہ کو اس کے کمزور حال پر زیادہ رحم آیا (۱۴) اور ایک پوشاک اس پر زیادہ کیا (۱۵) اور فقیر کے سامنے بھیجا۔

**بیت:** (۱۸) قرار در کف آزادگاں نگیرد مال (۱۹) نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال (۲۰) در حالتے کہ ملک را پروائے او نبود (۲۱) حال نگفتند بہم برآمد (۲۲) وروئے از و درہم کشید (۲۳) واز ینجا کہ گفتہ اند اصحاب فطنت وخبرت (۲۴) کہ از حدت وصولت پادشاہاں برحذر باید بودن (۲۵) کہ غایت ہمت ایشاں بمعظماتِ امور مملکت متعلق باشد (۲۶) وتحمل از دہام عوام نکنند۔

**مثنوی:** (۲۷) حرامش بود نعمت پادشاہ (۲۸) کہ ہنگام فرصت ندارد نگاہ (۲۹) مجال سخن تا نہ بینی زپیش (۳۰) بہ بیہودہ گفتن مبر قدر خویش (۳۱) گفت ایں گدائے شوخ مبذر (۳۲) کہ چندیں نعمت بچندیں مدت برانداخت برانید (۳۳) کہ خزینہ بیت المال لقمۂ مساکین ست نہ طعمۂ اخوان الشیاطین

**بیت:** (۳۴) ابلہے کو روز روشن شمع کافوری نہد (۳۵) زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ (۳۶) یکے از وزرائے ناصح گفت (۳۷) اے خداوند مصلحت آں می بینم (۳۸) کہ چنیں کساں را وجہ کفایت بتفاریق مجرا دارند (۳۹) تا در نفقہ اسراف نکنند (۴۰) اما آنچہ فرمودی (۴۱) از زجر ومنع مناسب ارباب ہمت نیست (۴۲) کہ یکے را بہ لطف امیدوار

گردانیدن (۴۳) وبا بنومیدی خستہ کردن۔

**نظم** : (۴۴) بروئے خود در طماع باز نتواں کرد (۴۵) چوں باز شد بدرشتی فراز نتواں کرد (۱۸) آزاد لوگوں کے ہاتھ میں مال نہیں ٹھہرتا (۱۹) نہ عاشق کے دل میں صبر اور نہ چھلنی میں پانی (۲۰) اس حالت میں کہ بادشاہ کو اس کی پرواہ نہ تھی (۲۱) حال کہا (بادشاہ) غصہ میں آیا (۲۲) اور چہرہ کو اس سے پھیر لیا (۲۳) اور اسی جگہ سے عقلمندوں اور ہوشیار لوگوں نے کہا ہے (۲۴) بادشاہوں کے دبدبہ اور تیز (مزاجی) سے پرہیز کرنا چاہئے (۲۵) کہ اکثر ان کا ارادہ سلطنت کے بڑے بڑے کاموں سے متعلق رہتا ہے (۲۶) عوام کی بھیڑ کو برداشت نہیں کرتے ہیں۔

**مثنوی** : (۲۷) بادشاہ کی نعمت اس کو حرام ہو (۲۸) جو فرصت کے وقت کا نگاہ نہیں رکھتا (۲۹) بات کی گنجائش جب تک تو سامنے سے نہ دیکھے (۳۰) بیہودہ بک کر اپنی عزت کو تو ختم مت کر (۳۱) کہا یہ فقیر بدتمیز فضول خرچ کو (۳۲) کہ اتنی نعمت کو اتنی مدت میں نقصان کر دی نکالو (۳۳) کہ بیت المال کا خزانہ مسکینوں کا لقمہ ہے نہ کہ شیطانوں کے بھائیوں کا کھانا۔

**بیت** : (۳۴) جو احمق روشن دن میں شمع کافوری (روشن) کرے (۳۵) جلد تو دیکھے گا کہ رات کو چراغ میں تیل نہ ہوگا (۳۶) نصیحت کرنے والے وزیروں میں سے ایک وزیر نے کہا (۳۷) اے آقا میں وہ مصلحت دیکھتا ہوں (۳۸) اس طرح لوگوں کی تنخواہ الگ الگ جاری کریں

(۳۹) تا کہ فضول خرچی نہ کریں (۴۰) لیکن جو کچھ تو نے فرمایا (۴۱) چھڑ کنا اور روکنا ہمت والوں کے مناسب نہیں ہے (۴۲) ایک کو مہربانی سے امیدی وار کرنا (۴۳) اور پھرنا امید کیساتھ پریشانی کرنا۔

**نظم:** (۴۴) اپنے سامنے لالچ کرنے والوں کا دروازہ کھول نہیں سکتے

(۴۵) جب کھل گیا سختی کے ساتھ بند نہیں کر سکتے۔

**قطعہ:** (۴۶) کس نہ بیند کہ تشنگانِ حجاز (۴۷) برلبِ آب شور گرد آیند

(۴۸) ہر کجا چشمۂ بود شیریں (۴۹) مردم و مرغ و مور گرد آیند

**حکایت (۱۴):** (۱) یکے از پادشاہان پیشیں در رعایت مملکت سستی کردے (۲) ولشکر را سختی داشتے (۳) لاجرم دشمنے صعب روئے نمود (۴) ہمہ پشت دادند۔

**مثنوی:** (۵) چو دارند گنج از سپاہی دریغ (۶) دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ (۷) چہ مردی کند در صف کارزار (۸) کہ دستش تہی باشد و کارزار

(۹) یکے را از آناں کہ عذر کردند (۱۰) بامن دوستی بود (۱۱) ملامت کردم و گفتم (۱۲) دون ست و بے سپاس وسفلہ و ناحق شناس (۱۳) کہ باندک تغیر حال از مخدوم قدیم برگردد (۱۴) وحق نعمت سالہا درنوردد گفت (۱۵) اگر بکرم معذور داری (۱۶) شاید کہ اسپم بے جو بود (۱۷) و نمد زینم بگرود (۱۸) و سلطانِ کہ بزر سپاہی بخیلی کند (۱۹) با او بسر جوانمردی نتواں کرد۔

**فرد:** (۲۰) زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بدہد (۲۱) وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم

**شعر:** (۲۲) اذا شبع الکمی یصول بطشا (۲۳) و خاوی البطن یبطش بالفرار

**حکایت** (۱۵) : (۱) یکے از وزرائے معزول شدہ (۲) بحلقۂ درویشاں در آمد (۳) وبرکت صحبت ایشاں دروے سرایت کرد (۴) وجمیعت خاطرش دست داد (۵) وملک بار دیگر با او دل خوش کرد (٦) وعمل فرمود قبولش نیامد (۷) وگفت معزولی بہ کہ مشغولی۔

**قطعہ** : (۴٦) کوئی نہیں دیکھتا ہے کہ حجاز کا پیاسا (۴۷) کہ کھاری پانی کے کنارہ پر جمع ہوں (۴۸) جس جگہ میٹھا چشمہ ہو (۴۹) آدمی اور چڑیا اور چیونٹی جمع ہوں۔

**قصہ** (۱۴) : (۱) گزرا ہوا زمانہ کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ بادشاہی کی رعایت میں سستی کرتا (۱) (۲) اور لشکر کو سختی سے رکھتا (۳) خواہ مخواہ ایک سخت دشمن نے چہرہ دیکھایا (۴) سبھوں نے پیٹھ دی۔

**مثنوی** : (۵) جب سپاہی کو خزانہ دینے میں افسوس ہو (٦) تلوار کو ہاتھ میں لینے میں اس کو افسوس ہوگا (۷) کیا مردانگی کرے لڑائی کے صف میں (۸) کہ اس کا ہاتھ خالی ہو اور کام بگڑ چکا ہو (۹) ان میں سے ایک نے بیوفائی کی (۱۰) میرے ساتھ دوستی تھی (۱۱) میں نے ملامت کی اور میں نے کہا (۱۲) کمینہ ہے اور ناشکرا اور ذلیل اور حق نہیں پہنچاننے والا (۱۳) کہ تھوڑا حال کے بدلنے سے پرانا مخدوم پھر گیا (۱۴) سالوں کی نعمت کے حق کو ختم کیا

اور کہا۔ (۱۵) اگر مہربانی سے معذور رکھے (۱۶) لائق ہے کہ میرا گھوڑا بغیر نمدہ کے ہو (۱۷) اور میرے زین کا نمدہ گرد میں (۱۸) بادشاہ سپاہی کو روپیہ دینے میں بخیلی کرے (۱۹) اس کے ساتھ سر سے جوانمردی نہیں کر سکتے۔

**فرد:** (۲۰) مرد سپاہی کو روپیہ دے تا کہ وہ سر دیوے (۲۱) اور اگر تو اس کو روپیہ نہیں دے گا وہ عالم میں سر نہیں رکھے گا۔

(۲۲) جب سپاہی آسودہ ہو تو پکڑنے کے لئے حملہ کرتا ہے (۲۳) اور خالی پیٹ جلدی بھاگتا ہے۔

**قصہ (۱۵) :** (۱) وزیروں میں سے ایک وزیر (عہدۂ وزارات سے) ہٹ گیا (۲) فقیروں کے احاطہ میں داخل ہوا (۳) اور ان لوگوں کی صحبت کی برکت اس میں اثر کیا (۴) اور اسکو سکون حاصل ہوا (۵) بادشاہ نے دوسری بار اس کے دل کو خوش کیا (۶) اور (وزارت کے لئے) حکم دیا اس کو قبول نہیں آیا (۷) اور کہا ہٹنا بہتر مشغول ہونے سے۔

**رباعی :** (۸) آنا کہ بکنج عافیت بنشستند (۹) دندان سگ و دہان مردم بستند (۱۰) کاغذ بدریدند و قلم بشکستند (۱۱) وز دست وزبان حرگفیر اں رستند

(۱۲) ملک گفت ہر آینہ مارا خردمندے کافی باید (۱۳) کہ تدبیر مملکت رابشاید

(۱۴) گفت نشانِ خردمنداں کافی آنست (۱۵) کہ بچنیں کارہا تن درندہد۔

**فرد :** (۱۶) ھما بر سر مرغاں ازاں شرف دارد (۱۷) کہ استخواں خوردو طائر نیازارد

**حکایت** (۱۶): (۱) سیاہ گوش را گفتند (۲) ترا ملازمت شیر بچہ وجہ اختیار افتاد (۳) گفت تا فضلہ صیدش میخورم (۴) واز شر دشمناں در پناہ صولتش زندگانی می کنم (۵) گفتندش اکنوں کہ بظل حمایتش در آمدی (۶) وبشکر نعمتش اعتراف کردی (۷) چرا نزدیک تر نیائی (۸) تا بحلقۂ خاصانت در آرد (۹) واز بندگان مخلصت شمارد (۱۰) گفت از بطش وے ہمچناں ایمن نیستم۔

**فرد** : (۱۱) اگر صد سال گبر آتش فروزد (۱۲) چو یکدم اندراں افتد بسوزد (۱۳) افتد کہ ندیم حضرت سلطان راز ربیابد (۱۴) وباشد کہ سر برود (۱۵) وحکماء گفتہ اند (۱۶) از تلون طبع پادشاں برحزر باید بود (۱۷) نہ وقتے بسلامے بر نجند (۱۸) وگاہے بدشنامے خلعت دہند (۱۹) وگفتہ اند ظرافت بسیار ہنر ندیماں ست وعیب حکیماں۔

**فرد**: (۲۰) تو بر سر قدر خویشتن باش ووقار (۲۱) بازی وظرافت بہ ندیماں بگذار

**رباعی** : (۸) وہ لوگ جو سلامتی کے گوشے میں بیٹھیں (۹) کتا کا دانت اور آدمی کا منہ باندھیں (۱۰) کاغذ پھاڑے اور قلم توڑے (۱۱) اور ہاتھ اور زبان سے نکتہ چین کو چھوڑے (۱۳) پادشاہ نے کہا یقیناً ہم کو ایک کامل عقلمند چاہئے (۱۴) جو بادشاہت کی تدبیر کے لائق ہو (۱۴) (وزیر) نے کہا کامل عقلمند کی نشانی یہ ہے (۱۵) کہ ایسے کاموں میں راضی ہوں۔

**فرد**: (۱۶) ھما تمام چڑیوں پر اس وجہ سے شرافت رکھتی ہے (۱۷) کہ

ہڈی کھاتی ہے اور چڑیوں کو نہیں ستاتی ہے

**قصہ** (١٦) : (١) لوگوں نے سیاہ گوش سے کہا (٢) تجھ کو شیر کی رفاقت کس وجہ سے پسند آئی (٣) تا کہ اس کے شکار کا بچا ہوا میں کھاؤں (٤) اور دشمنوں کی برائی سے اس کے رعب کے پناہ میں زندگی گزاروں (٥) اس سے لوگوں نے کہا ابھی اس کی حمایت کے سایہ میں تو آیا (٦) اور اس کی نعمت کے شکر کا تو نے اقرار کیا (٧) تو کس لئے زیادہ نزدیک نہیں آتا ہے (٨) تا کہ تجھ کو خاص لوگوں کے احاطہ میں لائے (٩) اور تجھ کو مخلص بندوں میں شمار کرے (١٠) کہا اس کی گرفت سے میں اس طرح بے خوف نہیں ہوں۔

**فرد** : (١١) اگر سو برس آتش پرست آگ کو روشن کرے (١٢) اگر ایکدم اس میں گرے تو جل جاوے (١٣) اتفاق ہوتا ہے کہ بادشاہ کے درگاہ کے ہمنشیں کو روپیہ چاہئے (١٤) اور ایسا ہوتا ہے کہ سر جاتا ہے (١٥) عقلمندوں نے کہا ہے (١٦) بادشاہوں کی طبیعت کی رنگارنگی سے پرہیز کرنا چاہئے (١٧) کہ ایک وقت سلام سے رنجیدہ ہوتے ہیں (١٨) اور کبھی گالی سے پوشاک دیتے ہیں (١٩) اور کہے ہیں بہت خوش طبعی ہم نشینوں کا ہنر ہے اور حکیموں کا عیب ہے۔

**فرد** : (٢٠) تو اپنی عزت اور وقار کا خیال رکھ (٢١) کھیل اور خوش مزاجی ہمنشینوں کو چھوڑ۔

**حکایت** (١٧) : (١) یکے از رفیقاں شکایت روزگار نا مساعد

بنز دمن آورد (۲) کہ کفاف اندک دارم وعیال بسیار (۳) وطاقت بارفاقہ نمی آرم (۴) وبارہادردلم آمد کہ باقلیمے دیگر نقل کنم (۵) تادر ہر صورتے کہ زندگانی کنم (۶) کسے رابرنیک وبدمن اطلاع نباشد۔

**بیت :** (۷) بس گرسنہ خفت وکس ندانست کہ کیست (۸) بس جاں بلب آمد کہ بروکس نگریست (۹) بازازشماتت اعداءمی اندیشم (۱۰) کہ بطعنہ درقفائے من بخندند (۱۱) وسعی مرادرحق عیال برعدم مروت حمل کنندوگویند۔

**قطعہ :** (۱۲) بہ بیں آں بےحمیت راکہ ہرگز (۱۳) نخواہد دیدروئے نیک بختی (۱۴) کہ آسانی گزیندخویشتن را (۱۵) زن وفرزند بگذارد بسختی (۱۶) دوریں علم محاسبت چنانکہ معلوم ست (۱۷) چیزے دانم اگر بجاہِ شماشغلے معین شود (۱۸) کہ موجب جمیعت خاطر باشد (۱۹) بقیت عمراز عہدہ شکرآں بیروں آمدن نتوانم (۲۰) گفتم عمل پادشاہ ائے برادر دوطرف دارد (۲۱) امید نان وبیم جان (۲۲) وخلاف رائے خردمنداں باشد (۲۳) بدیں امید دراں بیم افتادن۔

**قطعہ :** (۲۴) کس نیابد بخانۂ درویش (۲۵) کہ خراج زمین و باغ بدہ (۲۶) یابہ تشویش غصہ راضی شو (۲۷) یا جگر بندش پیش زاغ بنہ (۲۸) گفت ایں موافق حال من نگفتی (۲۹) و جواب سوال من نیاوردی (۳۰) نشنیدہ کہ ہرکہ خیانت ورزد دستش ازجبانت بلرزد۔

**فرد :** (۳۱) راستی موجب رجائے خداست (۳۲) کس ندیدم کہ گم شدازرہ راست

**قصہ (۱۷)** :(۱) دوستوں میں سے ایک وست نے ناموافق زمانہ کی شکایت میرے پاس لایا (۲) کہ روزی تھوڑی رکھتا ہوں اور بال بچے بہت (۳) اور فاقہ کے بوجھ کی طاقت نہیں لاتا ہوں (۴) اور اکثر میرے دل میں آیا کہ میں دوسرے ملک میں چلا جاؤں (۵) تاکہ جس صورت میں میں زندگی گزاروں (۶) کسی کو میری اچھائی اور برائی پر خبر نہ ہو۔

**بیت** : بہت لوگ بھوکے سوئے اور کوئی نہ جانا کہ کون ہے (۸) اور بہت جان لب پہ آئی کہ اس پر کوئی نہیں رویا (۹) پھر دشمنوں کی بدگوئی میں اندیشہ کرتا ہوں (۱۰) کہ طعنہ سے میرے پیچھے نہیں (۱۱) اور میری کوشش بال بچے کے حق میں عدم مردانگی پر قیاس کریں اور کہیں

**قطعہ** : (۱۲) دیکھ اس بے غیرت کو یقیناً (۱۳) نیک بختی کا منہ نہیں دیکھے گا (۱۴) اس لئے کہ اپنے واسطے آرام (اختیار) کریں (۱۵) بیوی اور لڑکوں کو سختی میں چھوڑتا ہے (۱۶) اس علمِ حساب میں جیسا کہ میں معلوم ہے (۱۷) تھوڑا میں جانتا ہوں اگر تمہارے مرتبہ میں کوئی کام مقرر ہو (۱۸) کہ دل جمعی کا سبب ہو (۱۹) تو باقی عمر اس کے شکر کے عہدہ سے باہر نہ آسکوں (۲۰) میں نے کہا بادشاہوں کا کام اے بھائی دو پہلو رکھتا ہے (۲۱) روٹی کی امید اور جان کا خوف (۲۲) اور عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہو (۲۳) اس امید سے اس خوف میں پڑنا۔

**قطعہ**: (۲۴) کوئی فقیر کے گھر میں نہیں آتا ہے (۲۵) کہ زمین اور

باغ کا محصول دے (۲۶) یا پریشانی یا غصہ سے راضی ہو (۲۷) یا کلیجے کو کو اس کے سامنے رکھ (۲۸) کہا یہ مرے حال کے موافق تو نے نہیں کہا (۲۹) اور میرے سوال کا جواب تو نے نہیں لایا (۳۰) تو نے نہیں سنا ہے کہ جو کوئی خیانت کرتا ہے اس کا ہاتھ بزدلی سے کانپتا ہے۔

**فرد** : (۳۱) سچ خدا کی رضامندی کا سبب ہے (۳۲) کسی کو میں نے نہیں دیکھا کہ سیدھی راہ سے گم ہوا ہو (۳۳) حکماء گویند کہ چہار کس از چہار کس بجان برنجند (۳۴) حرامی از سلطان ودزد از پاسباں و فاسق از غماز و روسپی از محتسب (۳۵) آں را کہ حساب پاک ست از محاسبہ چہ باک۔

**قطعہ** : (۳۶) مکن فراخ روی در عمل اگر خواہی (۳۷) کہ روز رفع تو باشد مجالِ دشمن تنگ (۳۸) تو پاک باش برادر مدار از کس باک (۳۹) زنند جامۂ ناپاک گازراں برسنگ (۴۰) گفتم حکایت روبا ہے مناسب حال تست (۴۱) کہ دیدندش گریزاں و بخویشتن افتاں و خیزاں (۴۲) کسے گفتش چہ آفت ست کہ موجب مخافت ست (۴۳) گفتا شنیدم کہ شیر را بسخرہ میگیرند (۴۴) گفت اے سفیہ ترا با شیر چہ مناسبت ست و اور ابا تو چہ مشابہت (۴۵) گفت خاموش کہ اگر حسوداں بغرض گویند کہ ایں ہم بچۂ شیر ست (۴۶) وگرفتار آیم کرا غمِ تخلیص من دارد (۴۷) کہ تفتیشِ حال من کند (۴۸) وتا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود (۴۹) وترا ہم چنیں فضل است ودیانت وتقویٰ وامانت (۵۰) ولیکن معنتاں در کمین اندو

مدعیاں گوشہ نشیں (۵۱) اگرانچہ سیرت تست بخلاف آں تقریر کنند (۵۲) ودر معرضِ خطاب پادشاہ آئی دراں حالتِ کرامجال مقالت باشد (۵۳) پس مصلحت آں می بینم کہ ملک قناعت راحراست کنی وترک ریاست گوئی۔

**قطعہ:** (۵۴) بدریادرمنافع بےشمارست (۵۵) اگرخواہی سلامت برکنارست (۵۶) رفیق چوں ایں سخن بشنید بہم برآمدوروئے از حکایت من درہم کشید (۵۷) وسخنہائے رنجش آمیز گفتن گرفت (۵۸) کہ ایں چہ عقل و کفایتست وفہم ودرایت (۵۹) قولِ حکما درست آمد کہ گفتہ اند (۶۰) دوستاں درزنداں بیکارآیند (۶۱) کہ برسفرہ ہمہ دشمناں دوست نمایند۔

(۳۳) عقلمندوں نے کہا ہے کہ چار آدمی چار آدمی سے جان سے رنجیدہ ہوتے ہیں (۳۴) ٹھگ بادشاہ سے اور چور چوکیدار سے اور بدکار چغلخور سے اوررنڈی کوتوال سے (۳۵) وہ جس کا حساب پاک ہے حساب سے کیا ڈر۔

**قطعہ:** (۳۶) کام میں حد سے آگے مت بڑھ اگر تو چاہے (۳۷) کہ تیرے برطرفی کے دن نازک دشمن کو گنجائش ہو (۳۸) تو پاک رہ اے بھائی کسی سے خوف مت رکھ (۳۹) دھوبی ناپاک کپڑے کو پتھر پر مارتا ہے (۴۰) ایک لومڑی کے قصہ کو میں کہا جو تیرے حال کے مناسب ہے (۴۱) کہ دیکھا اس کو بھاگتے بے قرار گرتے اور اٹھتے (۴۲) کسی نے اس سے کہا کہ کیا آفت ہے کہ ڈرنے کا سبب ہے (۴۳) کہا میں نے سنا کہ شیر کو بیگار میں پکڑتے ہیں (۴۴) کہا اے احمق تجھ کو شیر سے کیا مناسبت ہے اور اس کو تجھ سے کیا مشابہت

(۴۵) کہا چپ رہ اگر حاسد لوگ دشمنی سے کہدیں کہ یہ بھی شیر کا بچہ ہے (۴۶) اور میں پکڑا جاؤں مجھ کو چھڑانے کا کس کو غم ہوگا (۴۷) کہ میرے حال کی تلاش کرے (۴۸) اور جب تک زہر مہرہ عراق سے لایا جاوے سانپ کا کاٹا ہوا مر جاوے (۴۹) تجھ کو اس طرح بزرگی اور دیانت داری اور پرہیزگاری اور ایمانداری ہے (۵۰) اور لیکن دشمنی کرنے والے گھات میں ہیں اور مدعی لوگ گوشہ میں بیٹھے ہیں (۵۱) اگر جو کچھ کہ تیری خصلت ہے اس کے خلاف بیان کریں (۵۲) اور بادشاہ کے خطاب کی جگہ میں تو آئے اس حالت میں کس کو بات کرنے کی گنجائش ہوگی (۵۳) پس میں وہ مصلحت دیکھتا ہوں کہ ملک قناعت کی تونگہبانی کرے اور سرداری چھوڑنے پر تو کہے۔

**قطعہ:** (۵۴) اور دریا میں بہت نفع ہے (۵۵) اگر تو چاہے تو کنارہ پر سلامتی ہے (۵۶) یار نے یہ بات سنی اور غصہ میں آیا اور میرے قصہ سے چہرے کو کھینچ لیا (۵۷) اور رنجش ملی ہوئی باتیں کہنا شروع کیا (۵۸) کہ یہ کیسی عقل و دانائی اور ہوش و خرد ہے (۵۹) حکیموں کا قول درست آیا جو کہے ہیں (۶۰) دوست لوگ قید خانہ میں کام آتے ہیں (۶۱) اس لئے کہ دسترخوان پر سب دشمن دوست معلوم ہوتے ہیں۔

**قطعہ:** (۶۲) دوست مشمار آنکہ در نعمت زند (۶۳) لاف یاری و برادر در خواندگی (۶۴) دوست آں دانم کہ گیرد دست دوست (۶۵) در پریشاں حامی و در ماندگی (۶۶) دیدم کہ متغیر می شود و نصیحت من بغرض می شنود و

نزدیک صاحب دیواں رفتم (٦٧) بسابقہ معرفتے کہ درمیانِ مابود صورت حالش بگفتم (٦٨) واہلیت واستحقاقش بیاں کردم تابکارے مختصرش نصب کردند (٦٩) چندے بریں برآمد لطف طبیعتش رابدیدند وحسن تدبیرش راپسند یدند (٧٠) کارش ازاں درگذشت و بمرتبۂ بالاترازاں متمکن شد (٧١) ہمچناں نجمِ سعادتش درترقی بود (٧٢) تاباوجِ ارادت دررسید و مقرب حضرت سلطان ومعتمدعلیہ گشت برسلامت حالش شادمانی کردم و گفتم۔

**فرد**: (٧٣) زکاربستہ میندیش ودل شکستہ مدار (٧٤) کہ آب چشمۂ حیوان درونِ تاریکیست شعر: (٧٥) الا لا یجارن اخو البلیۃ (٧٦) فللر حمن الطاف خفیۃ (٧٧) منشیں ترش ازگردشِ ایام کہ صبرفرد (٧٨) تلخ ست ولیکن برشیریں دارد (٧٩) دراں قربت مرابا طائفہ یاراں اتفاق سفرافتاد (٨٠) چوں اززیارت مکہ بازآمدم یکدومنزلم استقبال کرد (٨١) ظاہرحالش رادیدم پریشاں و درہیئات درویشاں گفتم چہ حالت ست (٨٢) گفت آں چناں کہ تو گفتی طائفہ حسد بردند وبخیانتم منسوب کردند (٨٣) وملک دام ملکہ درکشف حقیقت آں استقصاءنفرمودہ (٨٤) ویارانِ قدیم و دوستاں حمیم ازکلمۂ حق خاموش شدند (٨٥) وصحبتِ دیریں فراموش کردند۔

**قطعہ**: (٨٦) نہ بینی کہ پیش خداوند جاہ (٨٧) ستائش کناں دست بربرنہند (٨٨) اگرروزگارش درآردزپای (٨٩) ہمہ عالمش پائے برسرنہند

**قطعہ**: (٦٢) دوست اس کومت شمار کرجو کہ آرام میں (٦٣) بھائی

اور دوست بننے کا ڈینگ مارے (۶۴) میں دوست اس کو جانتا ہوں جو دوست کا ہاتھ پکڑے (۶۵) پریشانی حال اور عاجزی میں (۶۶) میں نے دیکھا کہ آزردہ ہوتا ہے اور میری نصیحت کو غرض سے سنتا ہے دفتر والے کے نزدیک میں گیا (۶۷) پہلی جان پہچان جو ہمارے درمیان میں تھی اس کے صورت حال پر میں نے کہا (۶۸) اور اس کی اہلیت اور طلب حق کو میں نے بیان کیا تا کہ اس کو کسی مختصر کام میں قائم کریں (۶۹) تھوڑی مدت گزری اس کی طبیعت کی پاکیزگی کو میں نے دیکھا اور اس کی اچھی تدبیر کو پسند کئے (۷۰) اس کا کام اس سے بڑھ گیا اور اس سے بلند درجہ میں جگہ مل گئی (۷۱) اسی طرح اس کی نیک بختی کا ستارہ ترقی میں تھا یہاں تک کہ ارادہ کی بلندی میں پہونچا اور بادشاہ کے درگاہ کے نزدیک اور معتمد علیہ (جس پر اعتماد ہو) ہوا (۷۲) اس کے حال کی سلامتی پر میں نے خوشی حاصل کی اور میں نے کہا۔

**فرد:** (۷۳) بندھے ہوئے کام سے اندیشہ مت کر اور توڑا ہوا دل مت رکھ (۷۴) کیونکہ آب حیات کے چشمہ کا پانی تاریکی میں ہے

**شعر:** (۷۵) آگاہ ہو کہ مصیبت میں مبتلا شخص دل میلا نہ کرے (۷۶) پس اللہ تعالیٰ کی مہربانیاں پوشیدہ ہیں۔

**فرد:** (۷۷) کھٹا گردش زمانہ سے مت بیٹھ کہ صبر (۷۸) کڑوا ہے اور لیکن پھل میٹھا رکھتا ہے (۷۹) اس نزدیکی میں مجھ کو دوستوں کے گروہ کے ساتھ سفر کا اتفاق پڑا (۸۰) جب مکہ کی زیارت سے میں واپس آیا ایک دو

منزل میرا استقبال (خوش آمدید) کیا (۸۱) اس کے ظاہر حال کو میں نے پریشان دیکھا اور فقیروں کی شکل میں میں نے کہا کہ کیسی حالت ہے (۸۲) کہا جیسا کہ تو نے کہا کہ ایک گروہ نے حسد کیا اور مجھ کو خیانت میں منسوب کیا (۸۳) بادشاہ دام ملکہ (جس کا ملک ہمیشہ رہے) اس کی حقیقت کے کھولنے میں پوری کوشش نہیں فرمائی (۸۴) پرانے یار اور مخلص دوستوں نے حق بات سے خاموش رہے (۸۵) اور پرانی صحبت کو فراموش کئے۔

**قطعه** : (۸۶) تو نے نہیں دیکھا صاحب مرتبہ کے سامنے (۸۷) تعریف کرتے ہوئے ہاتھ کو سینہ پر رکھتے ہیں (۸۸) اگر زمانہ اس کو پاؤں سے گرا دے (۸۹) تمام عالم اس کے سر پر پیر رکھیں۔

(۹۰) فی الجملہ بانواع عقوبت گرفتار شدم (۹۱) تا دریں ہفتہ کہ مژدۂ سلامتِ حجاج (۹۲) برسید از بند گرانم خلاص کرد و ملک موروثم خاص (۹۳) گفتم دراں نوبت اشارت من قبولیت نیامد (۹۴) کہ گفتم عمل پادشاہاں چوں سفر دریاست خطرناک وسودمند (۹۵) یا گنج برگیری یا در طلسم بمیری۔

**فرد** : (۹۶) یا زر بہر دو دست کند خواجہ در کنار (۹۷) یا موج روزے افگندش مردہ بر کنار (۹۸) مصلحت ندیدم ازیں بیش ریش درویش را بملامت خراشیدن ونمک بر جراحت پاشیدن بریں کلمہ اختصار کردم۔

**قطعه** : (۹۹) ندانستی کہ بینی بند بر پای (۱۰۰) چوں در گوشت نیاید پند مردم (۱۰۱) دگرره گر نداری طاقت نیش (۱۰۲) مکن انگشت درسوراخ کژدم

**حکایت (۱۸):** (۱) تنے چند از روندگان در صحبتِ من بودند (۲) ظاہر ایشاں بصلاح، آراستہ (۳) ویکے راازبزرگاں درحق ایں طائفہ حسن ظنے بلیغ بود (۴) وادرارے معین کرد (۵) تا یکے از ایشاں حرکتے کردنا مناسب حال درویشاں ظن آں شخص فاسد و بازار ایناں کاسد (۷) خواستم تابطریقے کفاف یاراں مستخلص گردانم (۸) آہنگ خدمتش کردم دربانم رما نکرد (۹) وجفا کردومعذورش داشتم کہ لطیفاں گفتہ اند۔

**قطعہ:** (۱۰) درمیر ددوزیر وسلطان را (۱۱) بوسیلت مگر دپیرامن (۱۲) سگ و دربان چو یافتند غرّیب (۱۳) ایں گریبانش گیرد آں دامن (۱۴) چندانکہ مقربان حضرت آں بزرگ برحال من وقوف یافتند (۱۵) وبا کرام درآوردندوبرتر مقامے معین کردند (۱۶) امابتواضع فروتر نشستم و گفتم

(۹۰) حاصلِ کلام میں قسم قسم کی سزاؤں میں گرفتار ہوا (۹۱) یہاں تک کہ اسی ہفتہ میں حاجیوں کی سلامتی کی خوشخبری پہونچی (۹۲) اور بھاری قید سے مجھ کو چھٹکارا کیا اور موروثی جائداد میرے لئے خاص کئے (۹۳) میں نے کہا اس وقت میرا اشارہ تجھ کو قبول نہیں آیا (۹۴) میں نے کہا بادشاہوں کا کام دریائی سفر کی طرح خطرناک اور فائدہ مند (۹۵) یا تو دولت لیوے یا جادو میں مرے۔

**فرد:** (۹۶) یا نقد دونوں ہاتھ لے کر سردار گود میں کرے (۹۷) یا لہر ایک دن اس کو مردہ کر کے کنارہ میں ڈالدے (۹۸) اس سے زیادہ میں

مصلحت نہ دیکھی فقیر کے زخم کو ملامت سے چھیلنا اور زخم پر نمک چھڑکنا ان دونوں باتوں پر میں نے اختصار کیا۔

**قطعہ** : (۹۹) تو نے نہیں جانا کہ پیر پر تو بیڑی دیکھے (۱۰۰) جب کہ تیرے کان میں لوگوں کی نصیحت نہ آوے۔

(۱۰۱) دوسری مرتبہ جو توڈنک کی طاقت نہ رکھے (۱۰۲) بچھو کی سوراخ میں انگلی مت کر۔

**قصہ (۱۸)**: (۱) کئی شخص چلنے والوں میں سے میری صحبت میں تھے (۲) ان کا ظاہر صلاحیت سے آراستہ (۳) اور ایک بڑے آدمیوں میں سے اس گروہ کے میں ایک بہت بہتر خیال تھا (۴) ایک وظیفہ مقرر کیا (۵) یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص نے ایک ایسی حرکت کی جو فقیروں کے حال کے مناسب نہیں تھا (۶) اس شخص کا گمان برا ہوا اور انکی بازار کھوٹی (۷) میں نے چاہا کسی طرح سے دوستوں کی تنخواہ چھڑاؤں (۸) میں نے اس کی خدمت کا ارادہ کیا مرے دربان نے مجھے نہیں چھوڑا (۹) اور ظالم کہا میں نے اس کو معذور رکھا کہ خوش طبعوں نے کہا۔

**قطعہ** : (۱۰) امیر اور وزیر اور بادشاہ کے دربار میں (۱۱) بغیر وسیلہ آس پاس میں مت گھوم (۱۲) کتا اور دربان جب کوئی اجنبی کو پاتے ہیں (۱۳) یہ اس کا گریبان وہ اس کا دامن پکڑتا ہے (۱۴) یہاں تک کہ اس بزرگ کی درگاہ کے قریبی لوگ میرے حال پر خبر پائے (۱۵) اور مجھ کو عزت

کے ساتھ لائے اور ایک اونچا مقام پر مقرر کیا (۱۶) لیکن عاجزی سے میں زیادہ نیچے بیٹھا اور میں نے کہا۔

**فرد:** (۱۷) بگذار کہ بندہ کمینم (۱۸) تا در صفِ بندگاں نشینم (۱۹) گفت اللہ اللہ چہ جائے سخن ست۔

**فرد:** (۲۰) گر بر سرو چشم من نشینی (۲۱) نازت بکشیم کہ نازنینی (۲۲) فی الجملہ نشستم واز ہر درے سخن پیوستم (۲۳) تا حدیث ذلت یاراں درمیان آمد گفتم۔

**قطعہ:** (۲۴) چہ جرم دید خداوند سابق الانعام (۲۵) کہ بندہ درنظر خویش خوار میدارد

(۲۶) خدائے راست مسلم بزرگواری وحلم (۲۷) کہ جرم بیندوناں برقرار میدارد (۲۸) حاکم راایں سخن پسندیدہ آمد (۲۹) واسباب معاش یاراں فرمود (۳۰) تاباز برقاعدہ ماضی مہیادارند (۳۱) ومؤنث ایام تعطیل وفاکنند (۳۲) شکر نعمت بگفتم وزمین خدمت ببوسیدم (۳۳) وعذر جسارت بخواستم وگفتم۔

**قطعہ:** (۳۴) چوں کعبۂ قبلہ حاجت شداز دیار بعید (۳۵) روند خلق بدیدارش از بسے فرسنگ (۳۶) تراتحمل امثالِ ما باید کرد (۳۷) کہ ہیچ کس نزند بردرخت بے برسنگ

**حکایت (۱۹):** (۱) ملک زادۂ گنج فراواں از پدر میراث یافت (۲) ودستِ کرم بکشادوداد سخاوت بداد (۴) ونعمتِ بیدریغ برسپاہ ورعیت بریخت۔

**قطعه :** (۵) نیا ساید مشام از طبلۂ عود (۶) بر آتش نہ کہ چوں عنبر بوید (۷) بزرگی بایدت بخشید گی کن (۸) کہ دانہ تا نیفشانی نر دید۔

**فرد :** (۱۷) چھوڑ کیونکہ میں کمینہ غلام ہوں (۱۸) یہاں تک کہ غلاموں کے صف میں بیٹھوں (۱۹) کہا اللہ اللہ کیسی بات ہے۔

**فرد :** (۲۰) میری آنکھ اور سر پر تو بیٹھے (۲۱) تیرا ناز میں کھینچوں کہ تو نازنین ہے (۲۲) حاصل کلام میں بیٹھا اور ہر طرف سے میں نے بات ملائی (۲۳) یہاں تک کہ دوستوں کی لذت کی بات درمیان میں آئی اور میں نے کہا۔

**قطعه :** (۲۴) پہلے بخش کرنے والے آقا نے کیا گناہ دیکھا (۲۵) کہ بندہ کو اپنی نظر میں ذلیل رکھتا ہے (۲۶) خدا کے لئے بڑائی اور بردباری ثابت ہے (۲۷) اس لئے کہ گناہ دیکھتا ہے اور روٹی برقرار رکھتا ہے (۲۸) حاکم کو یہ بات پسند آئی (۲۹) اور دوستوں کے زندگی گزارنے کے اسباب کے بارے میں فرمایا (۳۰) تاکہ پھر گزرا ہوا قاعدہ پر تیار رکھیں (۳۱) چھٹی کے دنوں کی تنخواہ پورا کریں (۳۲) نعمت کے شکر میں میں نے کہا اور خدمت کی زمین کو میں نے بوسہ دیا (۳۳) اور ہمت کے عذر کو میں نے چاہا اور میں نے کہا (۳۴) جب کعبہ قبلۂ حاجت ہوا ملک دور سے (۳۵) اس کی دیدار کے لئے مخلوق کو سوں سے جاتے ہیں (۳۶) تجھ کو ہماری طرح لوگوں کا برداشت کرنا چاہئے (۳۷) اس لئے کہ کوئی شخص بغیر پھل درخت پر پتھر نہیں مارتا۔

**قصه (۱۹) :** (۱) ایک بادشاہ کا لڑکا نے باپ سے بہت زیادہ خزانہ

میراث پایا (۲) اور بخشش کا ہاتھ کھولا (۳) اور سخاوت کی داد دی (۴) اور بے انتہا نعمت سپاہی اور رعیت پر خرچ کیا۔

**قطعہ:** (۵) عود کے ڈبہ سے دماغ آسودہ نہ ہوئے (۶) آگ پر رکھ عنبر کی طرح خوشبو دیوے (۷) بزرگی تجھ کو بخشش کرنی چاہیئے (۸) کہ دانہ کو جب تک نہ بکھیریگا نہیں اگے گا (۹) یکے از جلسائے بے تدبیر نصیحتش آغاز کرد (۱۰) کہ ملوک پیشیں مرایں نعمت را بہ سعی اندوختہ اند (۱۱) و برائے مصلحتے نہادہ دست ازیں حرکات کوتاہ کن (۱۲) کہ واقعہائے در پیش ست و دشمناں از پس نیاید (۱۳) کہ بوقتِ حاجت درمانی۔

**قطعہ:** (۱۴) اگر گنجے کنی برعامیاں بخش (۱۵) رسد ہر کہ خدائے را بر نجے (۱۶) چرا نستانی از ہر یک جوے سیم (۱۷) کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے (۱۸) ملک زادہ از روئے ازیں سخن درہم آورد (۱۹) و موافق طبعش نیابد (۲۰) و مراد راز جر فرمود (۲۱) و گفت خداوند تعالیٰ مرا مالک ایں مملکت گردانیدہ ست تا بخورم و بخشم نہ پاسباں کہ نگہدارم۔

**بیت:** (۲۳) قارون ہلاک شد کہ چہلخانہ گنج داشت (۲۴) نوشیرواں نمرد کہ نام نکو گذاشت

**حکایت (۲۰):** (۱) آوردہ اند کہ نوشیروانِ عادل را در شکارگاہے صیدے کباب می کردند (۲) و نمک نبود (۳) غلامے بروستا دواندند تا نمک آرد (۴) نوشیرواں گفت بہ قیمت بستاں تا رسمے نگردد و دہ خراب نشود (۵) گفت

ازیں قدر چہ خلل زاید (٦) گفت بنیاد ظلم اندر جہاں اول اندک بودہ است (٧) وہر کس کہ آمد برآں مزید کرد تا بدیں غایت رسید۔

**قطعہ:** (٨) اگر زباغ رعیت ملک خورد سیبے (٩) برآورند غلامان اودرخت از بیخ (١٠) بہ پنج بیضہ کہ سلطان ستم روادارد (١١) زنند لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ (٩) ہمنشینوں میں ایک بے تدبیر ہمنشیں نے اس کو نصیحت کرنی شروع کی (١٠) کہ اگلے زمانے کے باشاہوں نے خاص کر ایک نعمت کو کوشش کے ساتھ جمع کیا ہے (١١) اور کسی مصلحت کے واسطے رکھا ہاتھ کو ان حرکتوں سے کوتاہ کر (١٢) کہ جنگیں سامنے ہیں اور دشمن لوگ پیچھے سے (١٣) نہیں چاہئے کہ ضرورت کے وقت عاجز ہو۔

**قطعہ:** (١٤) اگر عام لوگوں پر تو ایک خزانہ بخش دے (١٥) ہر گھر والے کو ایک چاول کے برابر پہونچے گا (١٦) کیوں نہیں لیتا ہے تو ہر ایک سے جو کی مقدار چاندی (١٧) کہ ہر دن تیرے پاس ایک خزانہ جمع ہو (١٨) بادشاہ کے لڑکے نے چہرہ کو اس بات سے کھینچ لیا (١٩) اور اس کی طبیعت کے موافق نہیں آیا (٢٠) اور خاص کر اس کو جھڑکنا فرمایا (٢١) اور کہا اللہ نے مجھ کو اس سلطنت کا مالک بنایا ہے (٢٢) تاکہ میں کھاؤں اور بخشوں نا کہ میں چوکیدار ہوں کہ نگاہ رکھوں۔

**بیت:** (٢٣) قارون ہلاک ہوا کہ چالیس گھر خزانہ رکھتا تھا (٢٤) نوشیرواں نہیں مرا کہ نیک نام چھوڑ گیا۔

**قصہ (۲۰):** (۱) نقل کرتے ہیں کہ کہ نوشیرواں عادل کے لئے ایک شکارگاہ میں ایک شکار کا کباب بنارہے تھے (۲) اور نمک نہیں تھا (۳) ایک غلام کو گاؤں کی طرف دوڑایا تا کہ نمک لائے (۴) نوشیرواں نے کہا قیمت کے ساتھ لینا تا کہ رسم نہ ہو جائے اور گاؤں خراب نہ ہو جائے (۵) کہا اس تھوڑا سے کیا نقصان پیدا ہو (۶) کہا دنیا کے اندر ظلم کی بنیاد پہلے تھوڑی ہوتی ہے (۷) اور جو شخص کہ آیا اس سے زیادہ کیا یہاں تک کہ اس انتہا کو پہنچا۔

**قطعہ:** (۸) اگر رعیت کے باغ سے بادشاہ ایک سیب کھائے (۹) اس کے غلام درخت کو جڑ سے اکھاڑیں (۱۰) پانچ انڈا کے برابر ابادشاہ جو کہ ظلم کو جائز رکھے (۱۱) اس کے سپاہی ہزار مرغ کے سیخ پر بھون لیں

**حکایت (۲۱):** (۱) عالمے راشنیدم (۲) کہ خانۂ رعیت خراب کر دے (۳) تا خزینۂ سلطان آباداں کند (۴) بیخبر از قول حکما کہ گفتہ اند (۵) ہر کہ خدائے عز وجل را بیازارد (۶) تا دل خلقے بدست آرد (۷) خداوند تعالیٰ ہماں خلق بر و برگمارد (۸) تا دمار از روزگارش برآید۔

**بیت:** (۹) آتشِ سوزاں نکند با سپند (۱۰) آنچہ کند دود دل مستمند

(۱۱) سر جملۂ حیوانات گویند کہ شیر است (۱۲) واذل جانوراں خرو (۱۳) باتفاق خر باربر بہ کہ شیر مردم در۔

**مثنوی:** (۱۴) مسکین خرا گرچہ بے تمیزست (۱۵) چوں بار ہمی برہ

عزیزست

(۱۶) گاوانِ وخرانِ بار بردار (۱۷) بہ زآدمیانِ مردم آزار (۱۸) باز آمد یم بحکایت وزیر غافل گویند (۱۹) ملک راطرفے از ذمائم اخلاق او بقرائن معلوم گشت (۲۰) درشکنجہ کشید و بانواع عقوبت بکشت۔

**قطعہ** : (۲۱) حاصل نشود رضائے سلطان (۲۲) تا خطر بندگاں بخوئی، (۲۳) خواہی کہ خدای برتو بخشد (۲۴) باخلقِ خدا کن نکوئی، (۲۵) آوردہ اند کہ یکے از ستمدیدگاں برسراو بگذشت (۲۶) ودرحال تباہ وے تامل کردوگفت۔

**قطعہ** : (۲۷) نہ ہر کہ قوت بازوئے منصبے دارد (۲۸) بسلطنت بخورد مال مرداں بگزاف (۲۹) تواں بحلق فروبردن استخوانِ درشت (۳۰) ولے شکم بدرد چوں بگیرد اندرناف

**بیت** : (۳۱) نماند ستمگار بدروزگار (۳۲) بماند برولعنت پائدار

**قصہ (۲۱)** : (۱) ایک وزیر کے بارے میں میں نے سنا (۲) جو کہ رعیت کے گھر کو خراب کرتا (۳) تا کہ بادشاہ کے خزانہ کو آباد کرے (۴) حکیموں کے قول سے بے خبر جو کہ کہے ہیں (۵) جو کہ خدائے عز وجل کو ستائے (۶) تا کہ مخلوق کے دل کو قبضہ میں لائے (۷) خداوند تعالیٰ اس مخلوق کو مقرر کرتا ہے (۸) تا کہ زمانہ کی بربادی کو لائے۔

**بیت** : (۹) آگ جلانے والا اسپند کے ساتھ نہ کرے (۱۰) جو کچھ کہ محتاج کے دل کا دھواں کرتا ہے (۱۱) تمام جانوروں کا سردار کہتے ہیں کہ شیر ہے (۱۲) اور جانوروں میں زیادہ ذلیل گدھا (۱۳) اور اتفاق سے گدھا بوجھ

اٹھانے والا آدمی پھاڑنے والا شیر سے بہتر ہے۔

**مثنوی :** (۱۴) غریب گدھا اگر بے شعور ہے (۱۵) جب بوجھ لے جاتا ہے پیارا ہے (۱۶) گائے اور گدھے بوجھ اٹھانے والے (۱۷) تکلیف دینے والے آدمی سے بہتر (۱۸) وزیر غافل کے قصہ سے میں پھر آیا کہتے ہیں (۱۹) بادشاہ کو اس کے اخلاق کی تھوڑی برائی قرینوں سے معلوم ہوئی شکنجہ میں کھینچا (۲۰) اور قسم قسم کی سزاؤں سے مارا۔

**قطعہ :** (۲۱) بادشاہ کی خوشی حاصل نہیں ہوسکتی (۲۲) جب تک کہ غلاموں کی دلجوئی نہ ڈھونڈھے (۲۳) تو چاہتا ہے کہ خدا تجھ کو بخش دے (۲۴) خدا کی مخلوق کے ساتھ بھلائی کر

(۲۵) نقل کرتے ہیں مظلوموں میں سے ایک ظالم اس کے پاس سے گذرا (۲۶) اور اس کے برے حال پر غور کیا اور کہا۔

**قطعہ :** (۲۷) نہ جو کہ طاقت و بازو میں کوئی مرتبہ رکھے (۲۸) غلبہ سے بیہودہ بک کر لوگوں کے مال کھائے (۲۹) حلق کے نیچے سخت ہڈی کو لے جاسکتے ہیں (۳۰) اور لیکن جب ناف کے اندر پکڑے پیٹ کو پھاڑے گا۔

**بیت :** (۳۱) برا ظالم ہمیشہ نہ رہے گا (۳۲) اس پر ہمیشگی کی لعنت رہے گی

**حکایت (۲۲):** (۱) مردم آزارے احکایت کنند (۲) کہ سنگے بر سر صالحے زد (۳) درویش را مجال انتقام نبود (۴) سنگ راہ نگاہ میداشت

(۵) تا زمانے کہ ملک را براں لشکری خشم آمد (۶) ودر چاہ کرد (۷) درویش اندر آمد و سنگ برسرش کوفت (۸) گفتا تو کیستی (۹) وایں سنگ چرا زدی (۱۰) گفت من فلانم وایں ہماں سنگ ست (۱۲) کہ در فلاں تاریخ برسر من زدی (۱۳) گفت چندروزگار کجا بودی (۱۴) گفت از جاہت اندیشہ می کردم (۱۵) اکنوں کہ در چاہت دیدم (۱۶) فرصت غنیمت دانستم۔

**مثنوی** : (۱۷) ناسزائے را کہ بینی بختیار (۱۸) عاقلاں تسلیم کردند اختیار (۱۹) چوں نداری ناخن درندہ تیز (۲۰) بابداں آں بہ کہ کم گیری ستیز (۲۱) ہر کہ بافولاد بازو پنجہ کرد (۲۲) ساعد سیمین خود را رنجہ کرد (۲۳) باش تا دستش ببند درروزگار (۲۴) پس بکام دوستاں مغزش برآر

**حکایت** (۲۳) : (۱) یکے را از ملوک مرضے ہائل بود (۲) کہ اعادت ذکر آں نا کردن اولیٰ (۳) طائفہ از حکمائے یونان متفق شدند (۴) کہ مرایں درد را دوائے نیست مگر زہر آدمی (۵) کہ بچندیں صفت موصوف باشد بفرمود طلب کردن (۷) دہقان پسر را یافتند (۸) براں صورت کہ حکیماں گفتہ بودند (۹) پدر مادرش را بخواندند (۱۰) وبہ نعمت بیکراں خوشنود گردانیدند (۱۱) وقاضی فتویٰ داد (۱۲) کہ خون یکے از رعیت ریختن سلامت نفس پادشہ را روا باشد (۱۳) جلاد قصد کرد (۱۴) وپسر سر سوئے آسمان برآورد وتبسم کرد (۱۵) ملک پرسید کہ دریں حالت چہ جائے خندیدن ست (۱۶)

گفت ناز فرزند بر پدر و مادر باشد (۱۷) و دعویٰ پیش قاضی برند (۱۸) داد از پادشاہ خواہند (۱۹) اکنوں پدر و مادر بعلت حطام دنیا مرا بخوں در سپر دند (۲۰) و قاضی بکشتنم فتویٰ داد (۲۱) و سلطان مصالح خویش اندر ہلاک من می بیند (۲۲) بجز خدائے عز و جل پناہے نمی بینم۔

**بیت** : (۲۳) پیش کہ بر آورم ز دستت فریاد (۲۴) ہم پیش تو از دست تو میخواہم داد

**قصہ** (۲۲): (۱) ایک آدمی ستانے والے کا قصہ بیان کرتے ہیں (۲) کہ ایک پتھر کو ایک نیک بخت کے سر پر مارا (۳) فقیر کو بدلہ لینے کی قوت نہ تھی (۴) پتھر کو نگاہ میں رکھتا تھا (۵) اس زمانہ تک کہ بادشاہ کو اس لشکر پر غصہ آیا (۶) اور کنواں میں (قید) کیا (۷) فقیر اندر آیا اور پتھر کو اس کے سر پر مارا (۸) کہا تو کون ہے (۹) اور اس پتھر کو تو نے کیوں مارا (۱۰) کہا میں فلاں ہوں (۱۱) اور یہ وہی پتھر ہے (۱۲) کہ فلاں تاریخ میں تو نے میرے سر پر مارا (۱۳) کہا اتنی مدت کو کہاں تھا (۱۴) کہا تیرے مرتبہ سے میں اندیشہ کرتا تھا (۱۵) ابھی میں نے تم کو کنواں میں دیکھا (۱۶) موقع کو میں نے غنیمت جانا۔

**مثنوی** : (۱۷) نالائق کو دیکھے نصیب والا (۱۸) عقلمندوں نے پسندیدہ تسلیم کیا ہے (۱۹) جب کہ تو پھاڑنے والا تیز ناخن نہیں رکھتا ہے (۲۰) یہی بہتر ہے کہ تو بروں کے ساتھ لڑائی نہ کرے (۲۱) جو کہ مضبوط بازو کے ساتھ پنجہ کیا

(۲۲) اپنی نازک کلائی کو تکلیف دیا (۲۳) ٹھہر یہاں تک کہ اس کا ہاتھ زمانہ میں بندھا جائے (۲۴) پھر دوستوں کے مقصد میں اس کا مغز باہر لا۔

**قصہ** (۲۳) : (۱) بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کو ایک خطرناک مرض (لاحق) تھا (۲) اس کے ذکر کا نہ لوٹانا ہی بہتر (۳) یونان کے حکیموں کا ایک گروہ متفق ہوئے (۴) کہ خاص کر اس درد کی کوئی دوا نہیں ہے مگر آدمی کا پتہ (۵) کہ اتنی صفت کے ساتھ تعریف کی گئی ہو (۶) طلب کرنے کو فرمایا (۷) ایک دیہاتی لڑکے کو پایا (۸) اسی صورت پر جو حکیموں نے کہا تھا (۹) اس کی ماں اور باپ کو بلایا (۱۰) اور بے شمار نعمت کے ساتھ خوش کیا (۱۱) اور قاضی نے فتویٰ دیا (۱۲) کہ ایک رعیت کی خون کو بہانا بادشاہ کی جان کی سلامتی کے لئے جائز ہوگا (۱۳) جلاد نے ارادہ کیا (۱۴) لڑکا نے سر کو آسمان کی طرف کیا اور مسکرایا (۱۵) بادشاہ نے پوچھا کہ اس حالت میں کیا ہنسنے کا مقام ہے (۱۶) کہا لڑکا کا ناز ماں اور باپ پر ہوتا ہے (۱۷) اور دعویٰ قاضی کے سامنے لے گئے (۱۸) اور بادشاہ سے انصاف چاہتے ہیں (۱۹) اب ماں اور باپ دنیاوی مال کے لئے مجھ کو قتل کے لئے سونپا (۲۰) اور قاضی نے میرے مار ڈالنے کا فتویٰ دیا (۲۱) اور بادشاہ اپنی مصلحتوں کو میرے ہلاک کے اندر دیکھتا ہے (۲۲) خدائے عز و جل کے سوا میں کوئی پناہ نہیں دیکھتا ہوں

**بیت** : (۲۳) کس شخص کے سامنے تیرے ہاتھ سے فریاد لاؤں

(۲۴) تیرے سامنے تیرے ہاتھ سے میں انصاف چاہتا ہوں (۲۵) سلطان رادل ازیں سخن بہم برآمد (۲۶) وآب درد دیدہ بگردانید (۲۷) وگفت ہلاک من اولیٰ تر (۲۸) کہ خون چنیں طفلے ریختن بیگناہ (۲۹) سرو چشمش بوسید و درکنار گرفت وآزاد کرد (۳۰) ونعمت بے اندازہ بخشید (۳۱) گویند ہمدراں ہفتہ صحت یافت۔

**قطعہ** : (۳۲) ہمچناں در فکر آں یتیم بینم کہ گفت (۳۳) پیلبانے برلبِ دریائے نیل (۳۴) زیر پایت گر بدانی حالِ مور (۳۵) ہمچوں حالِ تست زیر پائے پیل

**حکایت (۲۴)** : (۱) یکے از بندگانِ خدا عمر ولیث گریختہ بود (۲) کساں در عقبش برفتند وباز آوردند (۳) وزیر را باوے غرضے بود (۴) اشارت بکشتن کرد (۵) تا دیگر بندگان چنیں فعل نیارند (۶) بندہ سر پیش عمر ولیث برزمیں نہاد وگفت۔

**فرد** : (۷) ہرچہ رود برسرم چوں تو پسندی رواست (۸) بندہ چہ دعویٰ کند حکم خداوند راست (۹) لیکن بموجب آنکہ پروردۂ نعمت ایں خاندانم (۱۰) نخواہم کہ در قیامت بخون من گرفتار آئی (۱۱) اجازت فرمائی تا وزیر را بکشم (۱۲) پس آنگہ بقصاص او بفرمائی (۱۳) خون من ریختن تا بحق کشتہ باشی (۱۴) ملک راخندہ گرفت (۱۵) وزیر را گفت چگونہ مصلحت می بینم (۱۶)

وزیر گفت اے خداوند جہاں مصلحت آں می بینم (۱۷) کہ از بہر خدا وصدقۂ گور پدر راور آزاد کنی (۱۸) تا مرا نیز در بلائے نیفگند گناہ از من ست (۱۹) وقولِ حکیماں معتبر گفتہ اند۔

**قطعہ**: (۲۰) چوں کردی با کلوخ انداز پیکار (۲۱) سرِ خود را بنادانی شکستی
(۲۲) چو تیر انداختی بر روئے دشمن (۲۳) چناں داں کاندر آماجش نشستی

(۲۵) بادشاہ کا دل اس بات سے گھبرایا (۲۶) اور آنکھ میں پانی بھر آیا (۲۷) کہا میرا اہلاک ہونا زیادہ بہتر (۲۸) ایک ایسے بے گناہ لڑکا کا خون بہانا (۲۹) اس کے سر اور آنکھ کو بوسہ دیا اور گود میں لیا اور آزاد کیا (۳۰) اور بے انتہا دولت بخشا (۳۱) اور کہتے ہیں اسی ہفتہ میں صحت پائے (۳۲) اس طرح اس بیت کی فکر میں ہوں جو کہا (۳۳) ایک ہاتھی والا دریا کے کنارے میں (۳۴) تیرے پیر کے نیچے اگر چیونٹی کا حال جانے (۳۵) اسی طرح تیرا حال ہے ہاتھ کے پیر کے نیچے

**قصہ (۲۴)**: (۱) عمرو لیث کے غلاموں میں سے ایک بھاگا ہوا تھا (۲) اس کے پیچھے لوگ گئے اور واپس لائے (۳) وزیر کو اس سے کوئی غرض (دشمنی) تھی (۴) اس کے مار ڈالنے کے بارے میں اشارہ کیا (۵) تا کہ دوسرے غلام اس طرح فعل (بجا) نہ لائے (۶) غلام نے سر کو عمرو لیث کے سامنے زمین پر رکھا اور کہا۔

**فرد** : (۷) جو کچھ میرے سر پر جاوے جب تو پسند کرے جائز ہے (۸) غلام کیا دعویٰ کرے آقا کا حکم سچ ہے (۸) لیکن اس سبب سے کہ میں اس خاندان کا پالا ہوا ہوں (۱۰) میں نہیں چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے قتل کے سبب سے تو گرفتار آئے (۱۱) تو حکم دے تا کہ میں وزیر کو مار ڈالوں (۱۲) پس اس وقت اس کے بدلہ لینے کا تو حکم دیوے (۱۳) میرا خون بٹانا تا کہ تو حق سے مارا ہوئے (۱۴) بادشاہ کو ہنسی آئی (۱۵) وزیر سے کہا تو کس طرح مصلحت دیکھتا ہے (۱۶) وزیر نے کہا اے دنیا کے آقا میں وہ مصلحت دیکھتا ہوں کہ خدا کے واسطے اور باپ کی قبر کا صدقہ اس کو تو آزاد کرے (۱۸) تا کہ مجھ کو بھی کسی بلا میں نہ ڈالے گناہ مجھ سے ہے (۱۹) اور حکیموں کے قول معتبر جو کہا ہے۔

**قطعہ** : (۲۰) لڑائی کے نشانہ انداز کے ساتھ جو تو نے کیا (۲۱) اپنے سر کو نادانی سے تو نے توڑا (۲۲) جب تو نے دشمن کی طرف تیر پھینکا (۲۳) ایسا جان کہ اس کے نشانہ کے درمیان تو بیٹھا ہے۔

**حکایت (۲۵)** : (۱) ملک زوزن راخواجہ بود کریم النفس نیک محضر (۲) کہ ہمکناں را در مواجہ حرمت داشتے و در غیبت نکو گفتے (۳) اتفاقاً از وحرکتے در نظر ملک ناپسند آمد مصادرت فرعقوبت کرد (۴) و سرہنگانِ پادشاہ بسوابق نعمتِ او معترف بودند (۵) وبشکر آں مرتہن (۶) در مدت توکیل اور فق

وملاطفت کردندے (۷) وزجر ومعاقب رواند اشتندے۔

**قطعہ:** (۸) صلح بادشمن اگر خواہی ہر کرترا (۹) درقفا عیب کند درنظرش تحسین کن (۱۰) سخن آخر بدہاں مگیذ ردموذی را (۱۱) سخنش تلخ نخواہی دہنش شیریں کن (۱۲) آنچہ خطاب ملک بوداز عہدۂ (۱۳) بعضے بیروں آمد (۱۴) وبہ بقیتے درزنداں بماند (۱۵) آوردہ اند کہ یکے از ملوک نواحی درخفیہ پیغامش فرستاد (۱۶) ملوک آں طرف قدر چناں بزرگوار ندانستند و بے عزتی کردند (۱۷) اگر رائے عزیز فلاں احسن اللہ خلاصہ بجانب اللہ ما التفاتے کند (۱۸) دررعایتِ خاطرش ہر چہ تمامتر سعی کردہ آید (۱۹) اعیانِ ایں مملکت بدیدارا و مفتقر ند (۲۰) وجواب ایں حروف رامنتظر (۲۱) خواجہ چوں بریں وقوف یافت (۲۲) ازخطراندیشید (۲۳) درحالِ جوابے مختصر کہ اگر برملاافتد فتنہ نباشد (۲۴) برقفائے ورق نوشت ورواں کرد (۲۵) یکے از متعلقاں کہ بریں واقف بود (۲۶) وملک اعلام کرد کہ فلاں را کہ حبس فرمودہ باملوک نواحی مراسلت دارد (۲۷) ملک بہم برآمد وکشفِ ایں خبر فرمود (۲۸) قاصدرا بگر فتند ورسالت برخواندند بنشتہ بود (۲۹) کہ حسن ظن بزرگاں بیش از فضیلت ماست (۳۰) وتشریف قبولے کہ فرمودند (۳۱) بندہ راامکانِ اجابت آں نیست (۳۲) بحکم آنکہ پروردۂ نعمت ایں خاندان ست (۳۳) وباندک مایہ تغیر کاطرے باولی نعمت قدیم بے وفائی نتواں کرد۔

**قصہ (۲۵)**: (۱) بادشاہ زوزن کا ایک وزیر تھا شریف عادت اچھی خصلت والا (۲) کہ سبھوں کو آمنے سامنے عزت کرتا تھا اور غائبانہ میں اچھا کہتا (۳) اتفاق سے اس کی ایک حرکت بادشاہ کے نظر میں ناپسند آئی تو جرمانہ کے بارے میں فرمایا اور سزا دی (۴) اور بادشاہ کا پہلوان اس کی پہلی نعمت کا اقرار کرنے والے تھے (۵) اور اس کے شکر کے ساتھ احسان کیا گیا (۶) اس کے حوالہ کرنیکی مدت میں نرمی اور شفقت کرتے تھے (۷) جھڑکنا اور سزا دینا جائز نہیں رکھتے۔

**قطعہ**: (۸) دشمن کے ساتھ صلح اگر تو چاہے جس وقت تیرے (۹) پیچھے میں عیب کرے اس کے سامنے تعریف کر (۱۰) بات آخر تکلیف دینے والے کے منہ سے گذر جاتی ہے (۱۱) اس کی بات کڑوا تو نہ چاہے تو اس کا منہ میٹھا کر (۱۲) جو کچھ کہ بادشاہ کا خطاب تھا (۱۳) بعض عہدہ سے باہر آیا (۱۴) اور باقی عمر قید خانہ میں رہا (۱۵) نقل کرتے ہیں کہ آس پاس کے بادشاہوں نے پوشیدگی میں اس کو پیغام بھیجا (۱۶) اس طرف کے بادشاہ ایسے بزرگ کا مرتبہ نہیں جانتے اور بے عزتی کرتے (۱۷) اگر فلاں عزیز کی رائے احسن اللہ خلاصہ (اللہ اس کے چھٹکارے کو بہتر کرے) ہماری طرف توجہ کرے (۱۸) اس کے دل کی نگہبانی میں جو کچھ کہ پورے طور پر کوشش کی جاوے (۱۹) اور اس بادشاہت کے سردار لوگ اس کے دیدار کے محتاج ہیں

(۲۰) اور ان باتوں کے جواب کا منتظر (۲۱) وزیر جب اس پر خبر دار ہوا (۲۲) خطرہ سے اندیشہ کیا (۲۳) جلدی میں ایک مختصر جواب اگر ظاہر ہو فتنہ نہ ہوگا (۲۴) ورق کے پشت پر لکھا اور روانہ کیا (۲۵) تعلق رکھنے والوں میں سے ایک نے اس پر واقف تھا (۲۶) بادشاہ کو خبر دار کیا کہ فلاں کو قید فرمایا ہے جو کہ آس پاس کے بادشاہوں کے ساتھ خط و کتابت (جاری) رکھا ہے (۲۷) بادشاہ غصہ میں آیا اور اس خبر کی وضاحت کے بارے میں فرمایا (۲۸) قاصد کو پکڑا اور خط پڑھا جو لکھا ہوا تھا (۲۹) کہ بزرگوں کا بہتر گمان ہماری فضیلت سے زیادہ (۳۰) اور جوڑا کی قبولیت کے بارے میں فرمایا (۳۱) بندہ کو اس کے قبول کرنے کی طاقت نہیں (۳۲) اس بات کے حکم سے کہ اس خاندان کی نعمت کا پالا ہوا ہے (۳۳) تھوڑے دل کی آزردگی سے پرانا آقا سے بیوفائی نہیں کرنی چاہئے۔

**فرد:** (☆) آں را کہ بجائے تست ہر دم کرمے (*) عذرش بنہ ار کند بعمرے ستمے (۳۴) ملک را سیرت حق شناسی او خوش آمد (۳۵) وخلعت و نعمت ونعمت بخشید و عذر خواست کہ خطا کردم (۳۶) کہ ترا بے جرم و خطا بیازردم (۳۷) گفت اے خداوند بندہ دریں حالتم خداوند را خطائے نمی بیند (۳۸) بلے تقدیر خداوندی تعالیٰ چنیں بود (۳۹) کہ مرایں بندہ را مکرو ہے رسد (۴۰) پس بدستِ تو اولیٰ تر (۴۱) کہ حقوق سوابقِ نعمت بریں بندہ

داری (۴۴) وایادی منت وحکما گفتہ اند۔

**مثنوی:** (۴۵) گر گزندت رسد زخلق مرنج (۴۶) کہ نہ راحت رسد زخلق نہ رنج (۴۷) از خدادان خلاف دشمن ودوست (۴۸) کہ دل ہر دو در تصرف اوست (۴۹) گرچہ تیرا زکماں ہمی گذرد (۵۰) از کماں دار بیند اہل خرد

**حکایت (۲۶):** (۱) یکے راازملوک عرب شنیدم (۲) کہ بامتعلقانِ دیواں می گفت (۳) کہ مرسوم فلاں راچندانکہ ہست مضاعف کنید کہ ملازم درگاہ است (۴) ومترصد فرماں و دیگر خدمتگاراں بلہو و لعب مشغول ودرادائے خدمت متہادن (۶) صاحبد لے بشنید (۷) وفریاد وخروش ازنہادش برآمد (۸) پرسیدندش کہ چہ دیدی (۹) گفت مراتب بندگاں بدرگاہِ خدائے تعالیٰ ہمیں مثال دارد۔

**فرد:** (☆) وہ جو کہ تیرے پاس ہر وقت کوئی مہربانی کرے (☆) اس کو معاف کر اگر عمر میں کوئی ظلم کرے۔

**فرد:** (۳۴) بادشاہ کو اس کی حق شناسی کی خصلت پسند آئی (۳۵) اور جوڑا اور نعمت بخشی اور عذر چاہا کہ میں نے خطا کی (۳۶) کہ تجھ کو بے قصور اور بے خطا میں نے ستایا (۳۷) کہا اے آقا بندہ اس حالت میں خاص کر آقا سے کوئی خطا نہیں دیکھتا ہے (۳۸) ہاں خداوند تعالیٰ کی تقدیر اسی طرح تھی

(۳۹) خاص کر اس بندہ کو کوئی ناپسندگی پہونچے (۴۰) پس تیرے ہاتھ سے زیادہ بہتر (۴۱) اگلی نعمت کے حقوق اس بندہ پر تو رکھے (۴۲) اور احسان کا ہاتھ اور عقلمندوں نے کہا ہے۔

**مثنوی:** (۴۵) اگر تجھ کو مخلوق سے کوئی تکلیف پہونچے رنجیدہ مت ہو (۴۶) کیونکہ مخلوق سے نہ آرام پہونچے نہ تکلیف (۴۷) خدا کی طرف سے دوست اور دشمن کے اختلاف کو جان (۴۸) کیونکہ دونوں کا دل اسی کے اختیار میں ہے (۴۹) اگرچہ تیر کمان سے گزرتا ہے (۵۰) عقل والا کماندار سے دیکھتا ہے۔

**قصہ (۲۶):** (۱) عرب کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے بارے میں میں نے سنا (۲) دفتر کے کارکن سے کہتا تھا (۳) فلاں کی تنخواہ جتنی ہے دوگونہ کریں کہ درگاہ کا ملازم ہے (۴) اور حکم کا نگہبان (۵) اور دوسرے خدمت گار کھیل اور تماشہ میں مصروف (۵) اور خدمت کی ادائیگی میں سستی کرنے والا (۶) ایک دل والا نے سنا (۷) آہ جسم زاری اس کے ضسم میں شروع (۸) اس کو پوچھا کہ تو نے کیا دیکھا (۹) کہ بندوں کا مرتبہ خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں یہی مثال رکھتے ہیں۔

**نظم:** (۱۰) دو بامداد گر آید کسے بخدمت شاہ (۱۱) سوم ہر آینہ در وے کند بلطف نگاہ (۱۲) امید ہست پرستندگان مخلص را (۱۳) کہ ناامید نگردند ز آستانِ اِلٰہ

**مثنوی:** (۱۴) مہتری درقبول فرمان ست (۱۵) ترک فرماں دلیل
مان ست (۱٦) ہر کہ سیمائے راستاں دارد (۱۷) برسر خدمت برآستاں دارد
**حکایت (۲۷):** (۱) ظالمے راحکایت کنند (۲) کہ ہیزم
درویشاں خریدے بحیف وتونگراں را دادے (۳) بہ طرح صاحب دلے
بروگذر کرد وگفت۔
**بیت:** (۴) ماری تو کہ ہر کرابہ بینی بزنی (۵) یا بوم کہ ہر کجا نشینی بکنی
**قطعہ:** (٦) زورت از پیش میرود باما (۷) باخداوند غیب داں نرود
(۸) زورمندی مکن براہلِ زمیں (۹) تادعائے برآسماں نرود حاکم از گفتن
اوبرنجید (۱۱) وردی از نصیحتش درہم کشید وبدوالتفات نکرد (۱۲) اخذتہ العزۃ
بالاثم (۱۳) تاشبے آتشِ مطبخ درانبارِ ہیزم افتاد (۱۴ؔ) وسائراملاکش نسوخت
(۱۵) واز بستر نرمش برخاکستر نشاند (۱٦) اتفاقاہماں شخص بروے بگذشت
(۱۷) دیدش کہ بایاداراں ہمی گفت (۱۸) ندانم کہ ایں آتشِ از کجادرسرائے
من افتاد (۱۹) گفت از دوود دل درویشاں۔
**قطعہ:** (۲۰) حذر کن زدود درونہائے ریش (۲۱) کہ ریش دروں
عاقبت سرکند (۲۲) بہم برمکن تاتوانی دلے (۲۳) کہ آہے جہانے بہم برکند
**نظم:** (۱۰) دوصبح اگر بادشاہ کی خدمت میں آئے (۱۱) تیسری صبح

یقینا اس کی طرف مہربانی کی نگاہ کرے گا (۱۲) امید ہے عبادت کرنے والے مخلص کے لئے (۱۳) اللہ کی چوکھٹ سے ناامید نہ ہوں

**مثنوی** : (۱۴) سرداری حکم کے قبول کرنے میں ہے (۱۵) حکم کا چھوڑنا بدنصیبی کی دلیل ہے (۱۶) جوکوئی سچوں کی پیشانی رکھتا ہے (۱۷) خدمت کے سرکو چوکھٹ پر رکھتا ہے

**قصہ (۲۷)**: (۱) ایک ظالم کا قصہ بیان کرتے ہیں (۲) فقیروں کی لکڑیاں خریدتا ظلم کے ساتھ اور مالداروں کو تھوڑی قیمت دیتا (۳) ایک دل والا اس کے پاس سے گذر گیا اور کہا۔

**بیت** : (۴) تو سانپ ہے جس کے پاس تو دیکھے تو مارے (۵) یا الو جس جگہ تو بیٹھے کھودے۔

**قطعہ** : (۶) تیرا زور اگر چہ ہمارے آگے چلا جاتا ہے (۷) غیب داں خدا کے ساتھ نہیں چلے گا (۸) زمین والوں پر روز مندی (طاقت) مت کر (۹) تاکہ کوئی دعا آسمان پر نہ جاوے (۱۰) حاکم اس کے کہنے سے رنجیدہ ہوا (۱۱) اور اس کی نصیحت سے چہرہ کھینچا اور اس کی طرف توجہ نہیں کی (۱۲) آخذته العزة بالاثم (انہیں اس کے مرتبہ کے گھمنڈ نے گناہ پر مجبور کیا (۱۳) یہاں تک کہ ایک رات باورچی خانہ کی آگ لکڑیوں کی ڈھیر میں لگی

(۱۴) تمام مال و اسباب کو جلا دیا (۱۵) اور نرم بستر سے گرم راکھ پر بٹھایا (۱۶) اتفاق سے وہی شخص اس کے پاس سے گذرا (۱۷) اس کو دیکھا دوستوں سے کہتا تھا (۱۸) میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ آگ کہاں سے میرے گھر میں لگی (۱۹) کہا کہ فقیروں کے دل کے دھواں سے۔

**قطعه**: (۲۰) زخمی دلوں کے دھواں سے پرہیز کر (۲۱) کہ اندر کا زخم آخرت کو نمایاں کرتا ہے (۲۲) جب تک کہ تو ہو سکے کسی کا رنجیدہ مت کر (۲۳) کیونکہ ایک آہ ایک دنیا کو الٹ پلٹ کرتا ہے

(۲۴) لطیفہ بر طاق کیخسرو نوشتہ بود:

**قطعه**: (۲۵) چہ سالہائے فراواں و عمرہائے دراز

(۲۶) کہ خلق بر سر ما بر زمیں بخواہد رفت

(۲۷) چناں کہ دست بدست آمدست ملک بما

(۲۸) بدستہائے دگر ہمچنیں بخواہد رفت

**حکایت (۲۸)**: (۱) یکے در صنعت کشتی گرفتن سر آمدہ بود (۲) سہ صد و شصت بند فاخر دانستے (۳) و ہر روز از اں بنوعے کشتی گرفتے (۴) مگر گوشۂ خاطرش با جمالِ یکے از شاگرداں میلے داشت (۵) سہ صد و پنجاہ و نہ بندش در آموخت (۶) مگر یک بند کہ در تعلیم آں دفع انداختے و تاخیر کردے

(۷) فی الجملہ پسر در قوت وصنعت سر آمد (۸) و کسے را در زمان او با او امکانِ مقاومت نبودے (۹) تا بحد یکہ پیش ملک آں روزگار گفتہ بود (۱۰) کہ استاد را فضیلتے کہ بر من ست (۱۱) از روئے بزرگیست وحق تربیت (۱۲) و گرنہ بقوت از و کمتر نیستم (۱۳) و بصنعت با او برابرم (۱۴) ملک را ایں سخن دشوار آمد (۱۵) فرمود تا مصارعت کنند (۱۶) مقامے متسع ترتیب کردند (۱۷) وارکانِ دولت واعیان حضرت وزورآورانِ روئے زمیں حاضر شدند (۱۸) پسر چوں پیل مست در آمد بصدمتے کہ اگر کوہ روئیں بودے از جائے بر کندے (۱۹) استاد دانست کہ جوان بقوت از و برتر ست (۲۰) بداں بند غریب کہ از وے پنہاں داشتہ بود (۲۱) باوے در آویخت پسر دفع آں ندانست بہم بر آمد (۲۲) استاد از زمینش بدو دست بالائے سر برد و زمینِ زد (۲۳) غریو از خلق برخاست (۲۴) ملک فرمود استاد را خلعت ونعمت دادن (۲۵) و پسر را زجر فرمود وملامت کرد (۲۶) کہ با پرورندہ خویش دعویٰ مقاومت کردی (۲۷) وبسر نبردی (۲۸) گفت اے پادشاہے روئے زمیں بزورآوردی بر من دست نیافت (۲۹) بلکہ مرا از علمِ کشتی دقیقہ ماندہ بود (۳۰) وہمہ عمر از من دریغ می داشت (۳۱) امروز بداں دقیقہ بر من غالب آمد (۲۳) گفت از بہر چنیں روزے نگہ میداشتم (۳۳) کہ زیرکاں گفتہ اند

(۳۴) دوست راچنداں قوت مدہ (۳۵) کہ اگر دشمنی کند (۳۶) تواند نشنیدہ (۳۷) کہ چہ گفت آنکہ از پروردہ خویش جفا دید۔

(۲۴) کیخسرو کے طاق پر مزیدار بات لکھی ہوئی تھی۔

**قطعہ** : (۲۵) کیا برسیں بہت اور لمبی عمریں (۲۶) کیونکہ مخلوق ہمارے سر کے اوپر سے زمین پر جائیگی (۲۷) جیسا کہ ہاتھوں ہاتھ ملک ہمارے پاس آیا (۲۸) اسی طرح دوسر کے ہاتھ میں جائیگا۔

**قصہ (۲۸)** : (۱) ایک شخص کشتی لڑنے کے ہنر میں باکمال تھا (۲) تین سو ساٹھ عمدہ داؤ جانتا تھا (۳) اور ہر دن اس ایک قسم سے لڑتا (۴) مگر اس کے دل کی محبت شاگردوں میں سے ایک خوبصورت شاگرد کی طرف مائل تھا تین سو انسٹھ داؤ ان کو سکھایا (۶) مگر ایک داؤ اس کے سکھانے میں ٹال مٹول کرتا اور دیر کرتا (۷) حاصل کلام لڑکا طاقت اور ہنر میں غالب آیا (۸) اور کسی کو اس کے زمانہ میں مقابلہ کی قدرت نہ تھی (۹) یہاں تک کہ بادشاہ کے سامنے اس زمانہ میں کہا تھا (۱۰) استاد کا مجھ پر ایک فضیلت ہے (۱۱) بزرگی اور تربیت کے حق کے اعتبار سے (۱۲) اور قوت میں اس سے میں کم نہیں ہوں (۱۳) اور کشتی لڑنے میں میں اس کے برابر ہوں (۱۴) بادشاہ کو یہ بات ناگوار گذری (۱۵) فرمایا یہاں تک کہ کشتی کریں (۱۶) ایک کشادہ مقام کو

ترتیب دیا (۱۷) اور امیر لوگ اور بارگاہ کے سردار اور بہادر لوگ روئے زمین میں حاضر ہوئے (۱۸) لڑکا مست ہاتھی کی طرح اس دبدبہ کے ساتھ آیا کہ اگر دھات کا پہاڑ ہوتا جگہ سے اکھاڑتا (۱۹) استاد نے جانا کہ جوان قوت میں اس سے زیادہ ہے (۲۰) اس انوکھا داؤ کی وجہ سے جو اس سے پوشیدہ رکھا تھا (۲۱) اس کے ساتھ الجھا لڑکا نے اس کا دفع (اتار) نہ جانا اور گھبرایا (۲۲) استاد نے اس کو زمین سے دونوں ہاتھ کیساتھ سر کے اوپر لے گیا اور زمین پر پٹکا (۲۳) مخلوق کی طرف سے شور مچا (۲۴) بادشاہ نے استاد کو جوڑا اور نعمت دینے کے بارے میں فرمایا (۲۵) پس لڑکا کو ڈانٹا اور ملامت فرمائی (۲۶) کہ اپنی تربیت پانے والے کے ساتھ مقابلہ کا تو دعویٰ کرتا ہے (۲۷) اور تو غالب نہیں ہوا ہے (۲۸) کہا اے روئے زمین کا بادشاہ طاقت کی وجہ سے مجھ پر غالب نہیں آیا (۲۹) بلکہ مجھے علم کشتی میں سے ایک باریکی رہی تھی (۳۰) اور تمام عمر مجھ سے دریغ (ٹال مٹول) رکھتا تھا (۳۱) آج اس باریکی سے مجھ پر غالب آیا (۳۲) کہا انہیں دنوں کے لئے میں محفوظ رکھا تھا (۳۳) کہ عقلمندوں نے کہا ہے (۳۴) کہ دوست کو اتنی قوت مت دے (۳۵) کہ اگر دشمنی کرے (دشمنی) ممکن ہو (۳۶) تو نے نہیں سنا ہے (۳۷) کہ کیا کہا جو کہ اپنے پالے ہوئے سے ظلم دیکھا۔

**قطعه**: (۳۸) یا وفا خود نبود در عالم (۳۹) یا مگر کس دریں زمانہ نکرد

(۴۰) کس نیاموخت علم تیراز من (۴۱) کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

**حکایت (۲۹)** : (۱) درویشے مجرد بگوشہ صحرائے نشست

(۲) پادشاہے بروئے بگذشت (۳) درویش از انجا کہ فراغ ملک قناعت

ست (۴) بدو التفات نکرد (۵) سلطان از انجا کہ سطوت سلطنت ست

برنجیدہ (۶) وگفت ایں طائفہ خرقہ پوشاں امثال بہائم اند (۷) اہلیت و

آدمیت ندارند (۸) وزیر نزدیکش آمد (۹) وگفت اے جوانمرد سلطان روئے

زمیں برتو گذر کرد خدمتے نکردی (۱۰) وشرائط ادب بجانیاوردی (۱۱) گفت

سلطان رابگوی تاتوقع خدمت از کسے دارد کہ توقع بہ نعمت اودارد (۱۲) ودیگر

بدانکہ ملوک از بہر پاس رعیت اند نہ رعیت از بہر طاعتِ ملوک۔

**قطعه** : (۱۳) رعیت پاسبانِ درویش ست (۱۴) گرچہ رامش

بفر دولت اوست

**قطعه** : (۳۸) یا اپنی وفاداری دنیا میں نہ تھی (۳۹) یا شاید کہ اس

زمانہ میں کسی نے نہیں کی (۴۰) کسی نے مجھ سے تیر کا علم نہیں سیکھا (۴۱) مجھ

کو آخر کار نشانہ نہیں کیا

**قطعہ**(۲۹): (۱)ایک فقیر تنہا ایک جنگل کے گوشہ میں بیٹھا ہوا تھا (۲)ایک بادشاہ اس کے پاس سے گذرا (۳) فقیر اس بات سے کہ صبر کی ملک سے فارغ ہے (یعنی مالدار ہونا) (۴)اس کی طرف توجہ نہیں کی (۵) بادشاہ اس وجہ سے سلطنت کا دبدبہ ہے رنجیدہ ہوا (۶) اور کہا یہ گروہ کپڑے کا ٹکڑا پہننے والا جو جانوروں کی طرح ہے (۷) لیاقت و آدمیت نہیں رکھتے ہیں (۸) وزیر اس کے پاس آیا (۹) اور کہا اے جوانِ مرد روئے زمین کے بادشاہ تیرے پاس سے گذرا اور تو نے کوئی خدمت نہیں کی (۱۰) تو نے ادب کے شرائط بجا نہیں لایا (۱۱) کہا بادشاہ کو تو کہہ کہ خدمت کی امید اسی سے رکھے جس سے نعمت کی امید رکھے (۱۲) اور دوسرا یہ جان لو کہ بادشاہ رعیت کی نگہبانی کے لئے ہے نہ کہ رعیت بادشاہوں کی فرمانبرداری کے لئے۔

**قطعہ**: (۱۳) بادشاہ فقیروں کا چوکیدار ہے

(۱۴) اگرچہ اس کی فرمانبرداری اس کی دولت کی شان وشوکت میں ہے۔

# منقبت

مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی
تارک بادشاہیت پہ لاکھوں سلام

اشرفی میاں پر تو اشرف میاں
غوث کی ہم شباہت پہ لاکھوں سلام

حضرت سید محدث اعظم ہند
ان کی نورانی تربت پہ لاکھوں سلام

استاذ العلماء پہ رحم و فضلِ خدا
ان کی علمی لیاقت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام

از مولوی جلیس اختر نصیری، جے، این، یو، یونیورسٹی، دہلی

# تصانیف حضرت علامہ مفتی
# ذوالفقار احمد صاحب اشرفی

| | | |
|---|---|---|
| ۱) | اشرف الدلائل فی جواب تصریح المسائل | 250/- |
| ۲) | التحقیقات لرفع التلبیسات | 25/- |
| ۳) | نصیر العوامل فی حل شرح ماۃ عامل | 100/- |
| ۴) | نصیر العوام فی مسائل ماہ محرم الحرام | 20/- |
| ۵) | نصیر السعادۃ فی احکام الحج | 50/- |
| ۶) | الاحادیث النبویہ فی الالفاظ النصیریہ | 100/- |
| ۷) | نصیر الاوقات للصیام والصلوٰۃ | 20/- |
| ۸) | النصیر ترجمہ اردو نحومیر | 50/- |
| ۹) | الوعید الشدید علی من انکر التقلید | 25/- |
| ۱۰) | سوانح حیات حضور استاد العلماء | 50/- |
| ۱۱) | صفوۃ راہ در جواب نشاۃ راہ | 20/- |
| ۱۲) | روزانہ در جواب شبانہ | 20/- |
| ۱۳) | تشریح المسائل | 50/- |
| ۱۴) | فتاویٰ اشرفیہ | 30/- |
| ۱۵) | نصیر الفتاویٰ | 25/- |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۶) | عرس کا شرعی حکم | 50/- |
| ۱۷) | نماز کے مسائل | 30/- |
| ۱۸) | مجربات نصیری | 75/- |
| ۱۹) | فتاویٰ طلاق | 75/- |
| ۲۰) | ضبط التولید | 25/- |
| ۲۱) | رویت ہلال | 25/- |
| ۲۲) | چاند کا مسئلہ | 25/- |
| ۲۳) | تبلیغ یا دھوکہ | 25/- |
| ۲۴) | کتاب العقائد | 25/- |
| ۲۵) | وظائف نصیریہ | 30/- |
| ۲۶) | نصیر المنطق | 30/- |
| ۲۷) | فارسی کی پہلی مترجم | 25/- |
| ۲۸) | فارسی کی دوسری مترجم | 30/- |
| ۲۹) | گلستان مترجم | 50/- |
| ۳۰) | بوستان مترجم | 50/- |
| ۳۱) | آیات احکام مترجم | 200 |
| ۳۲) | رجسٹر نکاح | 50/- |
| ۳۳) | دائمی کلینڈر | 40/- |

خطبۂ نصیری
اس کتاب کے مصنف حضور استاذ العلماء
مفتی نصیر الدین اشرفی علیہ الرحمہ ہیں
اس میں بارہ مہینوں کے خطبات کے علاوہ عید الفطر
وعید الاضحیٰ ونکاح کے خطبات مندرج ہیں،
چھپ کر منظر عام میں آچکا ہے۔
ملنے کا پتہ
خانقاہ اشرفیہ نصیریہ
پناسی شریف ضلع کشن گنج (بہار) پن نمبر 855 117

علیہ الرحمۃ والرضوان